ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
49
www.tanzeem.org
17 تا 23 ربیع الاوّل 1437ھ / 29 دسمبر 2015ء تا 4 جنوری 2016ء

اس شمارے میں

مشترکہ فوجی اتحاد
مسلمانوں کے لیے ایک اور کڑی آزمائش

نبی اکرم ﷺ کی رحمۃ للعالمینی
کے چند مظاہر

کس سے محبت کی جزا مانگے گا؟

سقوطِ ڈھاکہ اور تاریخ کا سبق

اشاریہ مضامین
ہفت روزہ ''ندائے خلافت''
2015ء

نبی اکرم ﷺ کا خصوصی اُسوہ

نبی اکرم ﷺ کا اصل اور خصوصی اسوہ کون سا ہے؟ یہ اسوۂ حسنہ آپؐ کا وہ صبر وثبات' اللہ کے دین کے لیے سرفروشی اور جاں فشانی ہے جو ہمیں غزوۂ احزاب میں نظر آتی ہے۔ آپؐ کا یہ حال تھا کہ آپؐ اپنے جان نثاروں کے شانہ بشانہ اور قدم بقدم ہی نہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر ہر مشقت میں شریک تھے۔ کوئی تکلیف ایسی نہ تھی جو دوسروں نے اٹھائی ہو اور آپؐ نے نہ اٹھائی ہو۔

یہ نہیں تھا کہ کہیں زرنگار خیمہ علیحدہ لگا دیا گیا ہو اور قالین بچھا دیئے گئے ہوں اور وہاں حضور ﷺ آرام فرما رہے ہوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم ہی خندق کھودنے کے لیے کدالیں چلا رہے ہوں۔ بلکہ معاملہ یہ تھا کہ خندق کھودنے والوں میں آپؐ بھی شامل تھے۔ کدالیں چلاتے ہوئے صحابہؓ کرام بیک آواز کہتے: اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلاَّ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ اور نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ آواز میں آواز ملا کر فرماتے: فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ۔ سردی اور بھوک کی تکالیف اٹھانے میں بھی آپؐ برابر کے شریک تھے...... بھوک اور نقاہت سے کہیں کمر دہری نہ ہو جائے' اس خیال سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ ایک صحابیؓ نے حضور ﷺ کو اپنے پیٹ پر بندھا ہوا پتھر دکھایا تو سرورِ عالم' محبوب رب العالمین' خاتم النبیین والمرسلین نے اپنا کُرتہ اٹھایا تو صحابی نے دیکھا کہ آپؐ کے شکم مبارک پر دو پتھر بندھے ہیں۔

محاصرے کے دوران آپؐ ہر وقت خندق میں موجود رہے اور جس طرح صحابہ کرامؓ تھکان سے چُور ہو کر پتھر کا تکیہ بنا کر تھوڑی دیر کے لیے آرام کی خاطر لیٹ جاتے تھے' اسی طرح حضور ﷺ بھی وہیں کھلی زمین پر کچھ دیر کے لئے پتھر پر سر رکھ کر آرام فرما لیا کرتے تھے۔ یہ نہیں تھا کہ آپؐ نے استراحت کے لیے اپنے واسطے کوئی خصوصی اہتمام فرمایا ہو۔ بنی قریظہ کی غداری کے بعد جس خطرے میں سب مسلمانوں کے اہل وعیال مبتلا تھے' اُسی سے آپؐ کے اہلِ خانہ دوچار تھے۔ اپنے لیے یا اپنے اہل وعیال کے لیے آپؐ نے حفاظت کا کوئی خصوصی انتظام نہیں کیا تھا۔ یہ ہے اصل صورت واقعہ اور صورتِ حال جس کے تناظر میں فرمایا گیا ہے: ﴿لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ......﴾ (الاحزاب: 21) ''تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

الھدیٰ (686)

ڈاکٹر اسرار احمد

اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں

سورۃ بنی اسراءیل ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ آیات: 75، 76

اِذًا لَّاَذَقۡنٰکَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَسۡتَفِزُّوۡنَکَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِیُخۡرِجُوۡکَ مِنۡہَا وَاِذًا لَّا یَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۷۶﴾

آیت ۷۵ ﴿اِذًا لَّاَذَقۡنٰکَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ﴾ ''(اگر ایسا ہو جاتا) تب ہم آپؐ کو دگنی سزا دیتے زندگی میں اور دگنی سزا دیتے موت پر۔''

اَلرَّبُّ رَبٌّ وَاِنۡ تَنَزَّلَ ۔۔۔ وَالۡعَبۡدُ عَبۡدٌ وَاِنۡ تَرَقّٰی

''رب تو آخر رب ہے جتنا بھی تنزل فرمالے اور بندہ بہرحال بندہ ہی ہے جس قدر بھی ترقی پالے!''

﴿ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾﴾ ''پھر نہ پاتے آپؐ اپنے لیے ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار۔''

آیت کا مضمون بہت نازک ہے۔ بہرحال میں نے الفاظ کے مطابق ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن موقع محل اور سیاق وسباق کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اصل مفہوم کو دقت نظری سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ یہ خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے مگر سختی کا رخ اُن لوگوں کی طرف ہے جنہوں نے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے آپؐ کے مقابلے میں ایسے حالات پیدا کر رکھے تھے۔ ان الفاظ میں ان لوگوں کو سنایا جا رہا ہے کہ بدبختو! تم جو چاہو کر لو' ہمارے نبی (ﷺ) تمہارے اس دباؤ میں آ کر تمہارے مطالبات ماننے والے نہیں ہیں۔

آیت ۷۶ ﴿وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَسۡتَفِزُّوۡنَکَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِیُخۡرِجُوۡکَ مِنۡہَا وَاِذًا لَّا یَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۷۶﴾﴾ ''اور یہ تلے ہوئے ہیں کہ آپؐ کے قدم اکھاڑ دیں اس زمین سے' تاکہ آپؐ کو یہاں سے نکال باہر کریں' اور (اگر ایسا ہوا تو) تب وہ خود بھی نہیں ٹھہریں گے آپؐ کے بعد مگر تھوڑا عرصہ۔''

یہ مکی دور کے آخری ایام کے اُن حالات کی جھلک ہے جب اس کش مکش کی شدت انتہا کو پہنچ چکی تھی اور حالات بے حد نازک رخ اختیار کر چکے تھے۔ یہاں پر رسول اللہ ﷺ کو (معاذ اللہ) مکہ سے نکالنے کے لیے قریش کی منصوبہ بندی کا صرف ذکر کیا گیا ہے' مگر اس کی نفی کرنے کے بجائے یہ پیشین گوئی کی گئی ہے کہ اگر ایسا ہوا تو آپؐ کے بعد وہ خود بھی یہاں پر زیادہ عرصہ نہیں رہ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قریش کے اکثر سردار تو ہجرت کے دوسرے برس ہی جنگ بدر میں قتل ہو گئے جبکہ صرف آٹھ سال بعد مکہ شہر پر آپ ﷺ کا باقاعدہ تسلط بھی قائم ہو گیا۔

فرمان نبویؐ

انجام کی فکر اور آگاہی کا نتیجہ

عَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: ((لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ مَا اَعۡلَمُ لَضَحِکۡتُمۡ قَلِیۡلًا وَلَبَکَیۡتُمۡ کَثِیۡرًا)) (رَوَاہُ الۡبُخَارِیُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ان باتوں کو جان لو جو مجھے معلوم ہیں تو بہت تھوڑا ہنسو اور کثرت سے روتے رہو۔''

تشریح: انسان کی ظاہر بین آنکھ ان حقائق کا ادراک نہیں کر سکتی جن کا تعلق اعمال کی جزا اور سزا سے ہے اور وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ موت کی سختی کیسی ہے، برزخ میں کیا صورت حال پیش آئے گی اور قیامت کے دن کن مصائب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ان سب چیزوں کو میں تو اچھی طرح جانتا ہوں لیکن تم نہیں جانتے۔ اگر میری طرح تمہیں بھی ان حقائق کا علم ہوتا تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت کثرت سے روتے۔

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

17 تا 23 ربیع الاوّل 1437ھ جلد 24
29 دسمبر 2015ء تا 4 جنوری 2016ء شمارہ 49

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
نائب مدیر: محمد خلیق
ادارتی معاون: فریداللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا---------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشترکہ فوجی اتحاد: مسلمانوں کے لیے ایک اور کڑی آزمائش

سعودی وزارت دفاع کی جانب سے 34 اسلامی ممالک پر مشتمل فوجی اتحاد تشکیل دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس اتحاد میں مصر، قطر اور عرب امارات سمیت کئی عرب ممالک کے ساتھ ساتھ ترکی، ملیشیا، پاکستان اور افریقی ممالک شامل ہیں۔ سعودی عرب کے وزیر دفاع شہزادہ محمد بن سلمان نے مشترکہ فوجی اتحاد کے اغراض و مقاصد کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ اس مہم کے ذریعے عراق، شام، لیبیا، مصر اور افغانستان جیسے ممالک میں شدت پسندی سے نمٹنے کے لیے کی جانے والی کوششوں کو مربوط کیا جائے گا۔ اتحاد کا مقصد تمام دہشت گرد گروپوں اور تنظیموں کی کارروائیوں سے اسلامی ممالک کو بچانا، فرقہ واریت کے نام پر قتل کرنے، بدعنوانی پھیلانے یا معصوم لوگوں کو قتل کرنے سے روکنا ہے۔

بظاہر تو یہ اتحاد اور اس کے اغراض و مقاصد بڑے دلفریب، خوش نما اور خوش آئند ہیں۔ کئی سادہ لوح مسلمان اسے عالم اسلام کے بیشتر مسائل کا حل سمجھیں گے اور کئی اسے مسلمانوں کی قوت اور طاقت میں اضافے کی علامت قرار دیں گے۔ موجودہ حالات میں جبکہ غیر مسلم طاقتیں مل کر افغانستان، عراق، شام، لیبیا اور دیگر علاقوں میں کشت و خون کا ہولناک کھل کھیل رہی ہیں، ہونا تو یہی چاہیے کہ مسلمان ممالک آپس میں مل کر اپنے مسائل خود حل کریں اور اپنے مضبوط اتحاد کے ذریعے دہشت گردی، فرقہ واریت اور شدت پسندی جیسے مسائل سے خود نبٹنے کی کوشش کریں، دشمنانِ اسلام کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے انہیں مسلم خطوں سے واپس بھیج دیں۔ بظاہر یہ اتحاد اس لیے بھی خوش آئند معلوم ہوتا ہے کہ دہشت گردی اور شدت پسندی نے اسلام اور عالم اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے، بہت خون بہایا ہے، غیر مسلم دنیا میں اسلام کی تضحیک ہوئی ہے اور دشمنان اسلام کے مذموم مقاصد کی تکمیل ہوئی ہے جبکہ اس مشترکہ فوجی اتحاد کا بڑا مقصد دہشت گردی، فرقہ واریت اور شدت پسندی کے خلاف موثر اقدام بتایا گیا ہے۔

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تصویر کا ایک رُخ ہے جو دیکھنے میں خوش آئند معلوم ہوتا ہے جبکہ تصویر کا دوسرا رُخ انتہائی کربناک اور المناک حالات کی منظر کشی کر رہا ہے اور ذرا تعصب اور خود غرضی کی مغربی عینک اُتار کر باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو مذکورہ فوجی اتحاد عالم اسلام کے مسائل میں بے پناہ اضافہ کا باعث معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس فوجی اتحاد کے اغراض میں جس دہشت گردی کے سدباب کا ذکر ہوا ہے، اُس کی اسلام کے نقطۂ نظر سے از سرنو تعریف کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی بلکہ اس کا مطلب اسی ڈھونگ اصطلاح میں لیا گیا جو مغرب اور اسلام دشمن دنیا کی ڈکشنریوں میں تعصب کی بنا پر رائج الوقت ہے، جس کے مطابق مصر میں اسلامی نظام کے داعی الاخوان بھی دہشت گرد ہیں، افغانستان میں امارت اسلامی کے حامی طالبان بھی، کشمیر کے حریت پسند اور فلسطین کے محصور اور برما کے مظلوم مسلمان بھی دہشت گرد ہیں۔ چنانچہ ہم سمجھتے ہیں کہ مصر میں الاخوان کو کچلنے کے لیے مصری فوج سے جو کام لیا گیا، افغانستان کی امارت اسلامیہ کو گرانے اور کشمیر کی تحریک آزادی کو ثبوتاژ کرنے کے لیے جو کام پرویز مشرف سے لیا گیا، وہی کام اس نام نہاد ''اسلامی فوجی اتحاد'' سے لینے کا منصوبہ معلوم ہوتا ہے۔

اگر چہ بے گناہ لوگوں ، عورتوں اور بچوں کا ناحق خون بہانے والے واقعی دہشت گرد ہیں ، انسانیت کے قاتل اور سنگین جرم کے مرتکب ہیں ، ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا مسلک سے ہو، قابل مذمت ہیں۔لیکن اللہ کے دین کی سربلندی اور غلبہ کے لیے اپنے ملک اور معاشرے میں جدوجہد کرنے والوں کو دہشت گردی کے کٹہرے میں کھڑا کر کے ہدف بنانا کونسا اسلامی تقاضا ہے جس کے لیے مشترکہ اسلامی فوج تشکیل دی جائے۔ اگر تو مذکورہ فوجی اتحاد کے اغراض ومقاصد میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ نام کی کوئی چیز موجود ہے تو ہم سب سے پہلے اس کی تائید وحمایت کا اعلان کرتے ہیں لیکن اگر اس اتحاد میں مصر میں اسلامی انقلاب کے حامیوں کو ٹینکوں تلے روندنے والی فوج کے سربراہ جنرل سیسی بھی شامل ہیں ، افغانستان میں امارت اسلامی کی جدوجہد کرنے والے طالبان بھی اس اتحاد کی اصطلاح میں دہشت گرد ہیں ، امریکہ ، مغرب اور اسلام دشمن قوتیں اس اتحاد کو اعلانیہ اپنی حکمت عملی کے مطابق قرار دیتی ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اتحاد بھلے مسلم افواج پر مشتمل ہو، اسلام اور مسلمانوں کے لیے نیٹو اور امریکی فوج سے مختلف ثابت نہیں ہوگا۔اگر مختلف ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ یہ اتحاد برما، فلسطین اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی دادرسی کا کوئی ایجنڈا رکھتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی اپنے سارے وسائل جھونک کر بھی عراق اور افغانستان میں وہ اہداف حاصل نہیں کر پائے جس کے لیے یہود اور عالمی تسلط کی خواہشمند دجالی قوتوں نے ان ممالک کو میدان جنگ بنایا تھا۔ابھی ان کا ایجنڈا ادھورا ہے، شام اور ایران میں ان کے مفادات ہیں، گریٹر اسرائیل کا خواب باقی ہے۔لہٰذا عین ممکن ہے جو کام امریکہ اور نیٹو نہیں کر پائے وہ اس فوجی اتحاد سے لینے کی کوشش کی جائے ، جس کے لیے بنیاد حسب سابقہ نام نہاد دہشت گردی کو بنایا گیا ہے ۔ حالانکہ جو حقیقت میں دہشت گردی ہے اس کی پشت پر انہی عالمی قوتوں اور اسلام دشمن ایجنسیوں کا ہاتھ ثابت ہو چکا ہے۔ نائن الیون اور پیرس حملوں کی حقیقت دنیا کے سامنے آچکی ہے۔اس طرح کے ڈرامے رچا کر مسلم ممالک پر شب خون مارنے کا کھیل بھی ان کے اہداف کی تکمیل نہ کر سکا۔ سارے وسائل جھونک چکے، اپنے فوجیوں کے لاشے اُٹھا اُٹھا کر تھک چکے، امریکہ مقروض ہو چکا، یورپ اور امریکہ میں اس بے مقصد جنگ کے حوالے سے اضطراب بھی پایا جاتا ہے۔یورپ میں اس کے خلاف مظاہرے بھی ہوئے۔سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر اسی سبب سے معافی کے خواستگار ہوئے اور عراق کی جنگ کو بے مقصد قرار دیا، امریکی صدر اوباما اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب کے دوران برملا یہ اعتراف کر چکے کہ امریکہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔لہٰذا اس تنہائی کو دور کرنے کے لیے جہاں پیرس حملوں کا ڈرامہ رچا کر یورپی اقوام کو دوبارہ خوفزدہ کیا گیا، وہیں پر مسلم ممالک کے فوجی اتحاد کی ضرورت بھی پیش آگئی کیونکہ یورپی اقوام میں یہود اور عالمی تسلط کی اس جنگ کے خلاف اضطراب بڑھ رہا ہے اور ان کے اعصاب اور وسائل بھی جواب دینے لگے ہیں۔لہٰذا اس جنگ کے اہداف حاصل کرنے کے لیے اسلامی ممالک ہی کی فوج تیار کی جائے تا کہ وسائل بھی مسلمانوں کے خرچ ہوں اور مریں بھی مسلمان۔امریکیوں اور یورپین کو نہ لاشیں اُٹھانی پڑیں اور نہ وسائل خرچ ہوں۔

چنانچہ سعودی وزیر دفاع کی جانب سے مشترکہ فوجی اتحاد کے اعلان کے ساتھ ہی یورپ اور امریکہ سے بھی اس پر اظہار اطمینان کا سلسلہ شروع ہو چکا۔امریکہ کی جانب سے اس فوجی اتحاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے امریکی وزیر دفاع ایشٹن کارٹر نے انقرہ میں کہا کہ یہ اتحاد امریکی حکمت عملی کے عین مطابق ہے جس کے تحت دولت اسلامیہ کے مقابلے کے لیے سنی عرب ممالک کے کردار کو وسعت دینا ہے۔امریکہ کا بیان اتحاد کے مقاصد کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے۔یہ بات بھی ریکارڈ میں ہے کہ امریکہ اس سے قبل خلیجی ممالک پر دولت اسلامیہ کے خلاف موثر فوجی اقدامات کرنے اور امریکہ کی مدد کرنے پر زور دیتا رہا ہے، اسی سلسلہ میں رواں سال کویت میں اسلامی تعاون تنظیم میں وزرائے خارجہ کے 42 ویں اجلاس کے موقع پر اقوام متحدہ اور اسلامی ملکوں کے تعاون کی قراردادوں کی روشنی میں دہشت گردی اور شدت پسندی سے نمٹنے کا اعادہ کیا گیا تھا۔پیرس حملوں کے بعد ان ممالک پر امریکی دباؤ مزید بڑھ گیا تھا۔چنانچہ یہ اتحاد اسی دباؤ کا نتیجہ ہے۔اس حقیقت کا اظہار سعودی وزیر دفاع کے بیان سے بھی ہوتا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ”شام اور عراق میں آپریشن کے لیے اہم طاقتوں اور عالمی اداروں کے ساتھ عالمی سطح کے روابط استوار کیے جائیں گے۔اس جگہ پر ہم قانونی جواز کے ساتھ عالمی برادری کے ساتھ روابط کے بغیر یہ آپریشن انجام نہیں دے سکتے۔“انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں عالمی برادری اور بین الاقوامی اداروں سے رابطے رکھے جائیں گے اور مکمل تعاون کیا جائے گا۔

چنانچہ ان حقائق کی روشنی میں یہ صاف طور پر واضح ہوجاتا ہے کہ اس مشترکہ فوجی اتحاد کو امریکہ اور نیٹو کے اہداف ومقاصد کے حصول کے لیے استعمال میں لانے کی کوشش کی جائے گی۔عرب ممالک میں نظام خلافت کے قیام کی تحریکیں بھی اُٹھ رہی ہیں جن کو دبانے کے لیے بھی عرب ممالک کو ایک ایسے اتحاد کی ضرورت تھی۔ یہ حقیقت بھی مدنظر رہنی چاہیے کہ اس اتحاد میں ایران، عراق اور شام شامل نہیں ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرقہ وارانہ بنیادوں پر قائم ہوا ہے جس کی تصدیق امریکی وزیر دفاع کے بیان سے بھی ہوتی ہے کہ ”اس اتحاد کا مقصد سنی عرب مسلمانوں کے کردار کو وسعت دینا ہے“ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 34 ملکی اتحاد کے اعلان کا مقصد مشرق وسطیٰ میں ایران اور شام کے خلاف ایک بڑی فوجی طاقت کو کھڑا کرنا بھی ہے۔

لہٰذا یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی مزید بڑھے گی اور عالم اسلام کا رہا سہا امن بھی جنگ وجدل کی نظر ہوگا۔امریکہ اور صیہونی ایجنسیاں اندرون خانہ دہشت گردی کی پشت پناہی بھی جاری رکھیں گی، خلافت کی تحریکوں کو دبانے کے نتیجے میں مسلمان حکومتوں کے خلاف ردعمل میں مزید شدت آئی گی ۔مسلمان کے ہاتھوں ، مسلمان کا خون ہوگا ، جبکہ کفار یہی چاہتے ہیں۔وہ افغانستان اور عراق میں اپنے وسائل جھونک کر دیکھ چکے اور اب مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنے اہداف اور مقاصد کو پورا کرنا چاہتے ہیں ۔ جو کہ ایک تیر سے کئی شکار کرنے کی مہلک سازش ہے ۔ایک طرف مسلمان حکومتوں کے ذریعے ہی اسلامی نظام کا راستہ روکا جائے گا ، دوسری طرف ایران ، شام اور عراق سے تیل اور گیس کے اہداف حاصل کیے جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی سے گریٹر اسرائیل کا ہدف مزید آسان ہوجائے گا۔عالمی قوتیں جہاں مشترکہ فوجی اتحاد کی کھلم کھلا حمایت کر رہی اور اسے اپنے مقاصد اور اہداف کے حصول کے لیے استعمال کرنا چاہتی ہیں وہیں پر پس پردہ یہی قوتیں ایران کی بھی پشت پناہی کر رہی ہیں اور مسلمانوں میں ایک جنگ کا ماحول پیدا کر کے گریٹر اسرائیل کا راستہ ہموار کرنا چاہتی ہیں۔عالم اسلام کو جہاں متحد ہو کر اسرائیل جیسے فتنے کا سد باب کرنا چاہیے تھا وہاں مسلمان ریاستیں آپس میں برسرپیکار ہوں گی تو اسرائیل کا کام آسان ہوجائے گا۔

امت مسلمہ کے اتحاد کی شدید ضرورت ہے لیکن ایسا اتحاد جو اُمت مسلمہ کے لیے امن، سلامتی اور خیر وبرکت کا باعث بنے ، جس سے مسلمان اسلام دشمن قوتوں اور یہودی ایجنڈے کو ناکام بنانے کے لیے سر جوڑ کر بیٹھیں ۔یہ اتحاد منفی بنیادوں پر نہ ہو اور مسلمانوں کے درمیان انتشار وافتراق پیدا نہ کرے بلکہ اس سے ایسی وحدت وجود میں آئے جو عالمی سطح پر خلافت کی بنیاد اُستوار کرے۔

☆☆☆

''(اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے!''

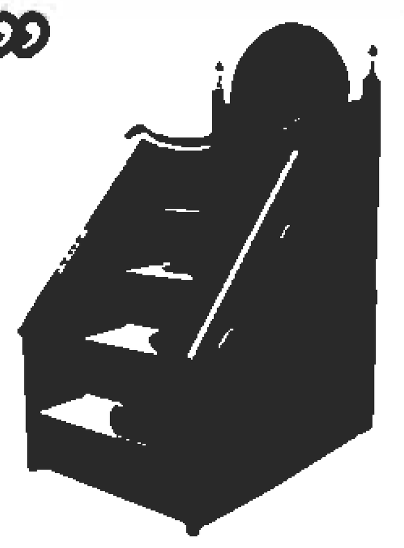

نبی اکرم ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کے چند مظاہر

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 18 دسمبر 2015ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

ربیع الاوّل کے بابرکت مہینے کا آغاز ہو چکا ہے اور اس ماہِ مبارک میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے تو اس مناسبت سے اس ماہ میں آپ ﷺ کے فضائل' مناقب اور سیرت پر زیادہ گفتگو ہوتی ہے۔ پھر اس ماہ میں آپ ﷺ سے عقیدت اور محبت کے اظہار کے لیے نئے نئے طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضور ﷺ سے محبت، آپؐ کا احترام، آپؐ کی عقیدت ہمارے ایمان کا لازمی حصہ ہے اور جب تک ہم اپنے تمام رشتہ داروں اور عزیز و اقارب سے بڑھ کر حضور ﷺ سے محبت نہ کریں' ہمارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

نبی اکرم ﷺ سے محبت کے اظہار کے طریقے کیا ہیں اور پھر اس محبت کے تقاضے کیا ہیں؟ اس حوالے سے خود حضور ﷺ ہمارے لیے اُسوہ نہیں بن سکتے' بلکہ اس معاملے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمارے لیے نمونہ کی حیثیت رکھتے ہیں جن کے بارے میں قرآن کی گواہی موجود ہے کہ وہ صحیح راستے پر گامزن تھے اور نیکی' رشد اور ہدایت کا کامل نمونہ تھے۔ لہٰذا اس معاملے میں ہمارے لیے اُسوہ صحابہ کرامؓ ہیں' لیکن آج کل حضور اکرم ﷺ سے اظہار محبت کے جو طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں' ان میں سے کوئی بھی طریقہ صحابہ کرامؓ کے دور میں نہیں تھا۔ آج کی گفتگو میں ہم رسول اللہ ﷺ سے محبت کے تقاضوں اور اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کے نوعِ انسانی پر ہونے والے رحمت کے مظاہر کو جاننے کی کوشش کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور آپؐ کے مقام و مرتبہ کے پہلو قرآن مجید میں جگہ جگہ بکھرے ہوئے ہیں اور اس کے حوالے سے سب سے اونچا مقام یہ ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۷﴾ (الانبیاء) ''اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے نہیں بھیجا ہے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر''۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ ع ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!'' یعنی پوری کائنات میں اللہ عزوجل کے بعد محترم ترین ہستی نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اس کے علاوہ بھی حضور ﷺ کی عظمت کی مختلف شانیں اور اوصاف قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔ سورۃ الاعراف کی آیات 156 اور 157 میں بھی آپ ﷺ کے اوصاف کا تذکرہ ہے۔ ان آیات کا پس منظر یہ ہے کہ قوم کی طرف سے بچھڑے کو معبود بنا لینے کے جرم کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کے ستر (70) افراد کو اجتماعی استغفار کے لیے کوہ طور پر لے کر گئے اور اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لیے دعائیں کیں' جن میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: ﴿وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ

مرتب: حافظ محمد زاہد

هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ﴾ ''اور تو ہمارے لیے اس دُنیا (کی زندگی) میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی' ہم تیری جناب میں رجوع کرتے ہیں''۔ بعینہٖ یہی الفاظ سورۃ البقرۃ کی آیت 201 میں مسلمانوں کو بھی سکھائے گئے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ﴾ ''(اللہ نے) فرمایا کہ میں عذاب میں مبتلا کروں گا جس کو چاہوں گا' اور میری رحمت ہر شے پر چھائی ہوئی ہے'' — ایک تو اللہ تعالیٰ کی رحمتِ عام ہے جو تمام مخلوقات کو محیط ہے۔ جیسے ایک حدیث میں آتا ہے: ((اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ)) ''ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے پیاری وہ مخلوق ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ حسنِ سلوک کرے''۔ اب جملہ مخلوقات میں فرشتے' جنات' انسان' حیوانات' سب آ گئے اور یہ سارے کے سارے اللہ کے کنبے کی مانند ہیں' لہٰذا ان سب کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت پسندیدہ ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ میری رحمتِ عامہ سے میری تمام مخلوقات حصہ پا رہی ہیں' لیکن جہاں تک میری رحمتِ خاصہ کا تعلق ہے تو اس کے مستحق صرف وہ لوگ ہیں جن میں مندرجہ ذیل اوصاف پائے جاتے ہوں: ﴿فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۵۶﴾ ''تو اسے میں لکھ دوں گا ان لوگوں کے لیے جو تقویٰ کی روش اختیار کریں گے' زکوٰۃ دیتے رہیں گے اور جو لوگ ہماری آیات پر پختہ ایمان رکھیں گے''۔ اگلی آیت میں اس کی مزید تفصیل آ رہی ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫﴾ ''جو اتباع کریں گے رسول نبی اُمی (ﷺ) کا جسے پائیں گے وہ لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں''۔ گویا آخری نبی ﷺ کے بارے میں پیشین گوئیاں' آپ ﷺ کے حالات اور آپ ﷺ کے بارے میں واضح علامات تورات اور انجیل دونوں میں موجود ہیں۔ اگرچہ یہودیوں نے تورات میں سے بہت سی پیشین گوئیوں کو کھرچ کھرچ کر نکال دیا ہے' لیکن اب بھی کئی مقامات ایسے ہیں جو واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ یہاں ذکر آنحضور ﷺ کا ہے۔

اب آگے اس نبی اُمی کے اوصاف بیان کیے جا رہے ہیں اور پہلا وصف یہ بیان ہوا ہے: ﴿يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ ''وہ انہیں نیکی کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے''۔ سارے انبیاء و رُسل علیہم السلام امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کرتے

رہے۔ مگر اس سلسلۃ الذہب میں وقفہ آنے پر انسانی تصورات خیر وشر میں تبدیلیاں آجاتیں اور معاشرہ انتشار کا شکار ہو جاتا۔ پھر کوئی نیا نبی یا رسول آکر امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتا اور پھر قوم کا ایک طبقہ راہ ہدایت پر آجاتا۔ اسی طرح یہ سلسلہ رواں دواں رہا۔

اس سلسلۃ الذہب کے آخر میں حضرت محمد ﷺ آئے ہیں اور آنحضور ﷺ کی بعثت تاریخ کے اس موڑ پر ہوئی ہے کہ جب انسانیت بلوغت کے دور میں داخل ہو چکی تھی اور بڑی بڑی ریاستیں اور سپر پاورز وجود میں آچکی تھیں۔ تمدن کی تمام ظاہری پیچیدگیاں سامنے آچکی تھیں اور واضح ہو چکا تھا کہ خیر کیا ہے اور شر کیا ہے۔ چنانچہ ہر پہلو سے جامع اور کامل ترین پیغام آنحضور ﷺ کے ذریعے نوع انسانی کو ملا ہے جس میں کسی قسم کے اضافہ اور تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔

ویسے تو بہت سے لوگ آسمانی ہدایت کو مانتے ہیں، لیکن کچھ وہ بھی ہیں جو نہیں مانتے لہٰذا ان کے منکرات اور خیر کے تصورات بدلتے رہتے ہیں۔ آج کا انسان آسمانی ہدایت کو چھوڑ کر جب اپنے ذہن سے سوچتا ہے تو پھر اس کا مقبول فلسفہ headonism بن جاتا ہے جو گراوٹ کی انتہا ہے۔ اس فلسفے کے مطابق کوئی بھی شے جس شخص کو فائدہ دے رہی ہے وہ اس کے لیے خیر ہے۔ اس سے زیادہ بداخلاقی کی تعلیم کیا ہو سکتی ہے کہ اگر مجھے کسی کو تکلیف دے کر، کسی کا مال ہڑپ کر کے، کسی کے اوپر ظلم کر کے خوشی محسوس ہو رہی ہے تو یہ میرے لیے خیر ہے۔

خیر اور شر کے بنیادی تصورات اللہ نے انسان کے اندر ودیعت کر رکھے ہیں، مثلاً نیکی اور بدی کا ایک اخلاقی تصور انسان کے اندر موجود ہے اور ہمارا ضمیر بتا دیتا ہے کہ جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا، کسی کا حق غصب کرنا اور کسی پر ظلم کرنا کبھی بھی خیر نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ خیر وشر کے حوالے سے تفصیلی راہنمائی آنحضور ﷺ کے ذریعے ہمیں دے دی گئی اور بتا دیا گیا کہ کیا خیر ہے اور کیا شر ہے۔ لہٰذا خیر وشر کے حوالے سے معیار اب محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہیں۔

نبی اُمی ﷺ کی دوسری صفت یہ بیان کی گئی: ﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ ''اور ان کے لیے تمام پاک چیزیں حلال کر دیں گے اور حرام کر دیں گے ان پر ناپاک چیزوں کو''۔ بنی اسرائیل پر کچھ چیزیں ان کی شرارتوں کی وجہ سے بھی حرام کر دی گئی تھیں جیسا کہ اونٹ کا گوشت، اس لیے فرمایا کہ نبی اُمی ﷺ ان پر سے ایسی تمام بندشیں اٹھا دیں گے اور تمام پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال کر دیں گے۔ گویا حلال وحرام کے بارے میں بھی بتا دیا گیا کہ اس کا حتمی فیصلہ محمد عربی ﷺ کریں گے اور پھر اس کی بنیاد بھی بتا دی کہ ہر طیب اور پاکیزہ چیز، جو انسان کے لیے فائدہ بخش ہے تو اس کو حلال قرار دیں گے اور ہر نجس اور ناپاک چیز، جو کسی بھی اعتبار سے انسان کی صحت یا روح کے حوالے سے کوئی مضر پہلو رکھتی ہے تو اس کو حرام قرار دیں گے۔

نبی اکرم ﷺ کا تیسرا وصف یا تیسری شان یہ بیان کی گئی کہ: ﴿وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط﴾ ''اور ان سے اتار دیں گے ان کے بوجھ اور طوق جو ان (کی گردنوں) پر پڑے ہوں گے'' —— آیت کا ٹکڑا اپنی جگہ ایک مکمل تفصیلی موضوع ہے کہ کون کون سے طوق نوع انسانی کے گلے میں پڑے ہوئے تھے جن سے رسول اللہ ﷺ نے نوع انسانی کو چھٹکارا دلوایا ہے۔ بہرحال میں ان میں سے صرف تین کی طرف اشارہ کر دیتا ہوں۔

آنحضور ﷺ کے دور میں ملوکیت اور بادشاہت کا نظام تھا جس میں بادشاہ کو پورا اختیار ہوتا تھا کہ جو چاہے قانون بنائے، عوام کے لیے جیسے چاہے ٹیکس لگائے، جیسے چاہے ان کی خون پسینے کی کمائی سے اپنا حصہ وصول کرے۔ پھر بادشاہ اور اس کی فیملی کو حق ہے کہ انہی میں سے بادشاہ ہو گا۔ گویا اس طرح بقیہ پوری نوع انسانی ایک اعتبار سے ان کے غلام ہیں جن کے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ بادشاہ کو اگر کسی شخص کی بات ذرا بھی کڑوی لگی تو جلاد کو حکم دے دیا کہ اس کی گردن اڑا دو اور جس کی کوئی بات دل کو بھا گئی تو اسے سونے میں تول دیا، یعنی عدل وانصاف نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

بادشاہت کا یہ نظام ایک بہت بڑا بوجھ تھا بنی نوع انسان پر جسے نبی اکرم ﷺ نے اتارا اور یہ تصور دیا کہ بادشاہ حقیقی ایک ہی ہے جو قانون بنانے والا ہے اور وہ اللہ رب العزت ہے۔ البتہ ان قوانین کو نافذ کرنے کے حوالے سے کچھ لوگوں کو ذمہ داری سونپی گئی ہے اور یہ ہے خلافت کا تصور، یعنی انسان اللہ کے نائب کے طور پر اللہ کے قانون کو نافذ کرے گا، لیکن وہ خود سے قانون سازی نہیں کر سکتا (انتظامی معاملات میں قانون بنا سکتا ہے)۔ چنانچہ یہ بادشاہت کا طوق نبی اکرم ﷺ نے نوع انسانی کے کندھے یا گلے سے اتارا ہے اور اس کے بعد یہی ہوا تھا کہ مسلمان جو علاقے فتح کرتے تھے تو ان میں اللہ کا دین نافذ کر دیتے تھے جس کو دیکھ کر وہاں کے لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی تھیں کہ یہ انسانوں کے حقوق ہیں۔ ہر انسان چاہے وہ مسلم ہے یا غیر مسلم، اس کی جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت ریاست کے ذمے ہے۔ اس کی بنیادی ضروریات پوری کرنا ریاست کے ذمے ہے۔ قانون کی نظر میں خلیفہ اور عام آدمی، بلکہ غیر مسلم کی حیثیت بھی برابری کی ہے۔ یہ تصور تو کسی کے ذہن میں تھا ہی نہیں کہ ایسا بھی ممکن ہے اور پھر خلیفہ کے بارے میں تصور یہ ہے کہ وہ قوم کا خادم ہے اور اگر وہ ذرا بھی اپنی حدود سے تجاوز کرے گا تو اس کا بھی گریبان پکڑا جائے گا۔ یہ سب دور خلافت راشدہ میں ہوا ہے جسے دیکھ کر کروڑوں لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔ یہ نظام صحابہ کرامؓ نے قائم کیا تھا۔ صحابہ کرامؓ علاقے فتح کرتے اور ابھی ایک شخص بھی اس علاقے میں مسلمان نہیں ہوا ہوتا کہ وہ اللہ کا دین قائم کر دیتے۔ اس نظام کے تحت سب کے برابر حقوق ہیں اور کوئی اوپر نہیں، کوئی نیچے نہیں ہے۔ کبھی انسان نے سوچا بھی نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ ہے احترام آدمیت اور حقوق انسانی، چنانچہ ایک تو رسول اللہ ﷺ نے یہ طوق اتارا۔

اس کے علاوہ بھی ایک طوق انسانوں کے گلے میں پڑا ہوا تھا۔ ہر دور میں تصورِ خدا تو موجود ہوتا تھا اور ہر جگہ مذہبی طبقہ انسانوں اور خدا کے مابین ایک واسطہ بن کر بیٹھ جاتا تھا کہ ہمیں خوش کرو گے تو ہم تمہاری بات خدا تک پہنچائیں گے لہٰذا ہمیں نذرانے دو۔ یہ پروہت، پنڈت اور پادری اپنے مفادات کے لیے صدقے اور نذرانے کے نام پر لوگوں کا خون کشید کر رہے تھے۔ اس بارے میں اقبال کہتا ہے:

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو!

چنانچہ ہر دور میں اور ہر مذہب میں یہ پردے حائل رہے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی جب تصوف کی حالت بگڑی ہے اور پیری مریدی کا معاملہ شروع ہوا ہے تو اس میں بھی

بھی تصور پروان چڑھا ہے۔ چنانچہ محمد عربی ﷺ نے آ کر یہ طوق بھی اتار دیا اور یہ تعلیم دی کہ اللہ ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے' جواب دیتا ہے' قبول کرتا ہے اور بیچ میں کوئی حائل نہیں: ﴿اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ﴾ ''میں تو ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی (اور جہاں بھی) وہ مجھے پکارے''۔ چنانچہ غلامی کی شکل میں یہ ایک بہت بڑا طوق تھا جس سے محمد عربی ﷺ نے آ کر نجات دلائی ہے۔

ان دو کے علاوہ ایک اور طوق بھی نوع انسانی کے کندھوں پر تھا' وہ یہ کہ ہر معاشرے میں موجود اُمراء خوشی یا غمی کے مواقع پر بہت سی رسومات وغیرہ کا آغاز کر دیتے ہیں اور مذہبی طبقہ بھی اپنا پیٹ بھرنے کے لیے ان کا ساتھ دیتا ہے۔ مثلاً شادی بیاہ اور مرگ کے مواقع کی رسومات، اب ایک طبقہ جس کے پاس مال و دولت ہے تو وہ ان مواقع پر رسومات میں آگے سے آگے جا رہا ہے کہ یہ بھی کرنا ہے' وہ بھی کرنا ہے' جبکہ اس کے مقابلے میں ایک عام آدمی کے لیے اس حوالے سے بوجھ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

آج کل تو خاص طور شادی بیاہ کے معاملہ میں بے پناہ خرچ ہو جاتا ہے' حالانکہ اسلام نے اس کو بالکل سادہ رکھا ہے اور آنحضور ﷺ کی تعلیمات نے آپ پر کسی قسم کا بوجھ ڈالا ہی نہیں۔ ہماری اس مسجد میں آئے روز نکاح ہوتے رہتے ہیں اور اس مسجد کے مستقل نمازیوں کو خطبہ نکاح اور اس کا مفہوم بھی یاد ہو گیا ہو گا۔ اور میں یہ ثابت کر کے دکھاتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے شادی کا جو طریقہ اُمت کو دیا' اگر ہم اس پر عمل کریں تو لڑکی والے کے ذمے ایک پیسے کے بوجھ کا خرچہ نہیں آتا۔

آج ہم نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیم کو چھوڑ دیا تو معاملہ یہ بن گیا کہ جن کی بیٹیاں جوان ہو رہی ہوں ان کی راتوں کی نیندیں حرام ہوئی ہوتی ہیں کہ کہاں سے لائیں اتنا بجٹ۔ کوئی ایک رسم تھوڑی ہے' منگنی کی تقریب ہے' مائیوں کی تقریب ہے' بارات کا لشکر ہے' رخصتی کا مرحلہ ہے' تیل کی رسم ہے اور اب تو مکلاوا بھی ہے۔ یہ سارا کچھ عذاب بنا ہوا ہے اور ان سب رسومات پر مستزاد پھر جہیز بھی دینا ہے۔ یہ طوق آنحضور ﷺ نے ہمارے کندھوں سے ہٹا دیے تھے' لیکن ہم نے سارے خود پر واپس لاد لیے اور پھر اس میں آئے روز اضافے بھی کر رہے ہیں۔

شادی میں بس ایک دعوت ہے ولیمے کی جو لڑکے کے ذمے ہے اور وہ بھی سادگی سے کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس میں اسراف اور تبذیر نہ ہو۔ دعوت ولیمہ کے علاوہ تو کوئی خرچ ہے ہی نہیں۔ آنحضور ﷺ نے یہ مثال قائم کی اور یہ رحمۃ للعالمین ﷺ کا فیض ہے کہ آپؐ نے نوع انسانی کو اس طوق سے نجات دلائی ہے۔ ورنہ آپ دنیا میں کسی بھی حصے میں دیکھ لیں کہ ان مواقع کے حوالے سے غریب آدمی بہت بری طرح پس رہا ہے۔ اسی طرح اسلام میں مرگ کے حوالے سے بھی کوئی بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ اسلامی تعلیمات یہ ہے کہ فوتیدگی ہو گئی تو تین دن تک تعزیت ہے اور اس کے بعد تعزیت بھی نہیں ہے۔ یہ چیز عربوں کے ہاں ابھی بھی کافی حد تک موجود ہے۔ سعودی عرب میں موجود ہمارے بعض ساتھی کہتے ہیں کہ چوتھے دن ہم تعزیت کے لیے گئے تو انہوں نے کہا کہ تین دن تو گزر چکے ہیں تو اب کیسی تعزیت! جبکہ ہمارے ہاں فوتیدگی کے اگلے دن رسم قل ہو گی' پھر اس کے بعد تیجا ہو گا' پھر ساتواں ہو گا' پھر دسواں ہو گا' پھر چہلم ہو گا۔ چنانچہ واقعہ یہ ہے کہ جس غریب کے ہاں موت ہوئی ہے' اس کی جان تو عذاب میں آ جائے گی اور وہ ان رسومات کی ادائیگی کے لیے قرض لیتا پھر رہا ہو گا۔

مرگ کے حوالے سے حضور ﷺ کی تعلیمات یہ ہیں کہ سب سے پہلے نماز جنازہ ہے اور کسی مسلمان کے جنازے میں شرکت کرنا بڑی سعادت کی بات ہے اور اس کا بڑا اجر وثواب ہے۔ پھر جنازہ کے بعد اگر اس کی تدفین میں شرکت کرو گے تو ڈبل ثواب ہے۔ تدفین کے بعد دعا کی اور اس کے بعد فارغ۔ پھر سوگ اور تعزیت کرنے والوں کے لیے تین دن ہیں کہ لوگ آئیں اور تعزیت کریں۔ باقی مرحوم کو ایصال ثواب پہنچانا، اس کی اولاد کے ذمے ہے کہ اگر وہ نیک کام کرے گی اور اس کے لیے دعا کرے گی تو وہ یقینی طور پر پہنچے گا۔ کوئی اپنے مرحوم کے لیے خدمت خلق کا راستہ کھولتا ہے تو وہ بھی ہو سکتا ہے' لیکن تقریبات اور کوئی نہیں ہیں۔ آج ہمارے معاشرے میں مرگ کی رسومات اس طرح رچ بس گئی ہیں کہ عام آدمی جانتا ہے کہ مجھے اپنی عزت بچانی ہے' اگر میں یہ سب کچھ نہیں کروں گا تو میری ناک کٹ جائے گی۔

بہر حال یہ چند ایک بوجھ اور طوق، میں نے آپ کو گنوائے ہیں جو بنی نوع انسان کی گردنوں پر پڑے ہوئے ہیں جنہیں اللہ کے رسول ﷺ ختم کیا ہے اور آپ ﷺ واقعی اور صحیح معنوں میں تمام جہان والوں کے لیے رحمت ہیں۔ ہم ان کا احترام تو کر رہے ہیں اور ان کا یوم ولادت بھی مختلف طور طریقوں سے منا رہے ہیں' لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر جو نظام انہوں نے عطا کیا' وہ تو رحمۃ للعالمینی کا سب سے بڑا مظہر ہے' لیکن ہم ہیں کہ اس نظام کو قائم کرنے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں' کوئی سنجیدگی سے سوچنے کے لیے بھی تیار نہیں ہے اور دوسری طرف حضور ﷺ سے محبت اور عشق کے دعوے ہیں۔ یہ ہمارا المیہ ہے۔

بہر حال ہم اپنے آپ کو تو بیوقوف بنا سکتے ہیں' اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ ہم نے دین کی اقدار تلپٹ کر دی ہیں اور اللہ کے دین سے غداری اور بے وفائی کی ہے' اسی وجہ سے آج اس اُمت پر اللہ کا عذاب ہے۔ آج ہر طرف شیطنت کا ظہور ہے اور خاص کر یہ عریانی وفحاشی سارا شیطان کا کام ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے تک اس قسم کی فحاشی اور عریانی کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا جو آج تمام مسلمانوں کے گھروں میں موجود ہے۔ اسی طرح سود کے حوالے سے قرآن مجید میں دوٹوک بات بتا دی گئی ہے کہ اگر سود کو نہیں چھوڑتے تو اللہ اور رسول سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ ایک طرف ہم اللہ کے خلاف حالت جنگ میں ہیں اور دوسری طرف درود وسلام کی محافل منعقد ہو رہی ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ ہمیں خود یہ سوچنا چاہیے کہ ہم کر کیا رہے ہیں۔

بہر حال یہ وہ تین گوشے ہیں جن میں آنحضور ﷺ کی رحمت کا ظہور ہوا ہے اور آپؐ نے نوع انسانی کو ان طوقوں اور ناروا بوجھوں سے نجات دلائی ہے۔ اور بدقسمتی سے آج نبی رحمت ﷺ کی اُمت نے ان تمام بوجھوں کو پورے طور پر بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنے اوپر لاد لیا ہے۔ یہ گویا دین سے انحراف کی وجہ سے اللہ کی طرف سے عذاب اور سزا ہے جو ہم پر مسلط ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ سے سچی محبت عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کا سچا امتی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!!

☆☆☆

کس سے محبت کی جزا مانگے گا

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

16 دسمبر کے حوالے سے ملک بھر میں پورا ہفتہ پشاور کے بچوں کی یاد میں ہر سطح پر پروگرام ہوئے۔ حتیٰ کہ بالآخر چھٹی بھی دی گئی۔ عمران خان نے اس غم میں شرکت کے لیے آرکائیو لائبریری کے افتتاح کے موقع پر خطاب کیا۔ جس کے دوران متاثرہ والدین نے شدید احتجاج کرتے ہوئے جوڈیشل کمیشن بنانے کا مطالبہ کیا۔ ایک بچے کے والد نے خطاب کا موقع دیے جانے پر کہا کہ انہیں پلاٹ، پیسہ یا گھر نہیں چاہیے انصاف چاہیے۔ سانحے کے ذمہ داروں کا تعین کیا جائے۔ حق تو یہ ہے کہ جس واقعے نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔ گزشتہ ایک سال میں جس طرح یہ غم بار بار، طرح طرح دہرایا جاتا رہا، والدین کی تشفی تو جب ہی ممکن تھی اگر اول تا آخر پوری شفاف تحقیق کر کے حقیقی ذمہ داران بے نقاب کئے جاتے۔ لیکن یہ ہمارا قومی المیہ ہے (جس کی بنا پر المیہ مزید کئی المیوں کو جنم دیتا ہے) کہ جوڈیشل انکوائری اول تو ہوتی نہیں اگر ہو جائے تو رپورٹ آئیں بائیں شائیں کی نذر ہو جاتی ہے۔ اسی 16 دسمبر کا بہت بڑا، بھاری قومی سانحہ جس طرح دبا چھپا دیا گیا سقوط ڈھاکہ کا۔ تو یہاں توقع باندھنا بھی عبث ہوگا۔ جو کہانی سنا دی جائے عوام چپ کر کے اسے مان جائیں اور حکومتی سُروں میں سُر ملا کر وہی راگ الاپیں۔ یہ سانحہ، مشرقی پاکستان کا المناک، خونچکاں سانحہ بھلانے کے کام آیا۔ ہم یحییٰ خان، فوجی آپریشن، ہتھیار ڈالنے، سیاستدانوں کی نااہلیاں، 90 ہزار فوجی جنگی قیدی سب کچھ بھول جائیں۔ نوجوان نسل دندانِ آز تیز کئے سدا کے بدترین دشمن بھارت کو بھول جائیں۔ اس کے بجائے ہر ڈاڑھی والے میں نیا دشمن تلاش کریں۔ ہر المیہ، ہر سانحہ ذمہ دارانہ احتساب کا تقاضا کرتا ہے لیکن ہم نے جذبات کے تند و تیز ریلے میں سب کچھ بہا دینے میں ہی ہمیشہ عافیت تلاش کی ہے۔ اس واقعے میں بھی والدین کے زخموں پر وقتی ہمدردی کے مرہم رکھنا کافی جانا ہے۔ ان کا یہ کہنا نہایت تکلیف دہ ہے کہ اے پی ایس حملے کے حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے یہ سب ڈراما ہے۔ یہ ایک دکھی باپ کے احساسات ہیں جن پر عمران خان کو متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔

اُدھر پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ شدید سیخ پا ہیں۔ پے در پے ان کے ساتھی پروفیسر دھاوا بول کر اٹھا لئے گئے کالعدم تنظیم سے روابط کے الزام پر۔ دی نیوز 16 دسمبر کی رپورٹ کے مطابق پنجاب یونیورسٹی اکیڈیمک سٹاف ایسوسی ایشن (PUASA) نے جنرل باڈی میٹنگ میں اس پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا۔ صدر، نائب صدر، سیکرٹری اور بڑی تعداد میں اساتذہ نے ملک کی سب سے بڑی اور قدیم ترین جامعہ کا تقدس پامال کرنے پر شدید احتجاج کیا۔ معزز اساتذہ کو بلا فراہمی ثبوت، یونیورسٹی انتظامیہ کو اعتماد میں لیے بغیر رات گئے جس غیر انسانی سلوک کا نشانہ بنایا گیا اس کی مذمت کی گئی۔ (ڈان کی رپورٹ کے مطابق 2 ایلیٹ فورس کی گاڑیوں میں آنے والے گھر کا گیٹ توڑ کر اندر داخل ہوئے)۔ یہ معزز اساتذہ ڈاکٹر غالب عطا اور ڈاکٹر عامر سعید تھے۔ جس غیر انسانی انداز میں (خوف و دہشت پھیلاتے) دھاوا بولا گیا اس سے ڈاکٹر غالب عطا کا چھوٹا بچہ نفسیاتی طور پر شدید ہراساں ہوا۔ ذہنی صدمے کی بنا پر گفتگو سے قاصر ہو گیا ہے۔ یہی حال بیوی اور دیگر اہلِ خانہ کا بھی ہے۔ ایسوسی ایشن نے اساتذہ کی رہائی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ افراد کو غیر قانونی حراست میں لینا، رکھنا اور لاپتہ کرنا ملکی قانون کی خلاف ورزی ہے۔

ڈان 15 دسمبر کی رپورٹ کے مطابق صدر ایسوسی ایشن نے کہا کہ اگر کسی حساس ادارے کو ان کی سرگرمیوں پر شبہ تھا تو انہیں آرام سے دفتر میں طلب کر کے بات کی جا سکتی تھی۔ یہ اساتذہ غیر مسلح اور سرکاری ملازم تھے۔ یہ رویہ ہرگز قابل قبول نہیں۔ ساتھی اساتذہ کے مطابق یہ اساتذہ نہایت لائق اور ذہین و فطین سرمایہ تھے۔ انہوں نے کبھی حزب التحریر کے فلسفے کی کھلم کھلا تبلیغ نہیں کی۔ اساتذہ کرام نے غیر معمولی طور پر حساس ہونے کا مظاہرہ کیا جو خوش آئند اور زندگی کی علامت ہے۔ صحافی، وکلاء ڈاکٹر، طلبہ، علماء سب ہی عین اسی انداز سے لاپتہ کئے جاتے رہے۔ عدالتوں میں پیش کرنا، قانون آئین شہری حقوق کی پاسداری 9/11 کے بعد داستانِ پارینہ ہو گئے۔ ایک وہ دور بھی تھا جب ڈھاکہ یونیورسٹی میں وائس چانسلر ڈاکٹر محمود حسین (ایوب خان کے دور میں) نے یونیورسٹی میں پولیس کو کبھی قدم رکھنے کی اجازت نہ دی تھی۔ ایسا بھی ایک واقعہ ہوا جب طلبہ کے ساتھ خود احتجاج پر نکل کھڑے ہوئے۔ دہشت گردی کی عفریت کے ڈھول پیٹ پیٹ کر ہم نے ساری حرمتیں روند ڈالیں۔ سارے تقدس پامال کئے۔ ان گنت گھروں میں اچانک دھاوا بولنا وتیرہ بن گیا۔ چادر چار دیواری کی اصطلاح منہ چھپائے پھرتی ہے۔ ملک کا ذی شعور، تعلیم یافتہ، مہذب طبقہ خاموشی سے تماشا دیکھتا رہا۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے پروفیسر صاحبان نے لاقانونیت برتنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔ کیا ایسے واقعات کا نوٹس لیا جانا سپریم کورٹ کے ذمے ایک واجب الادا قرضہ نہیں؟ نہتے شہریوں کا محافظ کون ہوگا؟ کیا خلافت کا ذکر مملکت خداداد پاکستان میں لاپتہ کر دیئے جانے کے لائق جرم ہے؟ (ذرائع نے یہی بطور جرم بیان کیا ہے مذکورہ خبر میں) کیا یہ وہی خطہ نہیں ہے جس کے اکابرین نے تحریکِ خلافت اٹھائی تھی؟ خلافتِ عثمانیہ ٹوٹنے پر، اقبالؒ کے مرثیوں پر لوگ امت مسلمہ کے غم میں دھاڑیں مار مار کر روتے تھے۔ (ابھی ٹیلی ویژن سے حرافائیں ناچتی کودتی نمودار ہونی شروع نہیں ہوئی تھیں) یونیورسٹیوں میں خدا بیزار پروفیسر حضرات اسلام کے پرخچے اڑا لیں۔ یہ تو علمی مباحثے کے زمرے میں شمار ہوتا ہے۔ تاہم تمام فلسفہ ہائے حیات پڑھتے پڑھاتے خلافت پڑھا دی جائے تو ڈانڈے کسی کالعدم تنظیم سے لا ملائے جاتے ہیں۔ کلام اقبالؒ سے خلافت کا تذکرہ کیونکہ حذف کریں گے جو کبھی کہتے ہیں۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر!

اور کبھی یہ کہ

مرے درویش، خلافت ہے جہاں گیر تری!

شکر ہے اقبال جا سوئے ورنہ حزب التحریر قرار دے کر اٹھا لیے گئے ہوتے!

انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ہیومن رائٹس واچ نے شام میں بشار الاسد کی فوج کے زیر انتظام عقوبت خانوں، جیلوں میں انسانیت سوز مظالم پر 15 دسمبر کو ایک رپورٹ جاری کی ہے۔ شام سے فوجی فورنزک فوٹو گرافر نے 53275 تصاویر ملک سے باہر سمگل کیں۔ یہ تصاویر دہشت گردی کی نام نہاد جنگ کے کریہہ چہرے سے نقاب الٹتی ہیں۔ بشار الاسد کے تحفظ کے لیے سرگرداں

عالمی طاقتوں، اقوام متحدہ اور ضمیرِ عالم کا ایکسرے ہیں۔ تشدد، سربریت، انسانیت سوز مظالم کے لیے لغت میں درج تمام الفاظ ان حقائق، انٹرویوز اور تصاویر کے سامنے گنگ ہیں۔ ہٹلر بھی دیکھے تو شرمسار ہو جائے۔ قیدیوں پر بدترین تشدد، فاقہ کشی، بلا علاج بیماریوں، بدترین ماحول، وحشیانہ ٹارچر نے یہ لاشے بنائے ہیں۔ دنیا کے ہر آئین، قانون سے ماوراء اس وحشت بھری جنگ نے ہر مسلمان ملک کو ان تحائف سے نوازا ہے۔ انٹرویو دینے والا نوجوان جوان معدودے چند میں سے بچ نکلا کہتا ہے کہ میری کہانی ہزاروں میں سے ایک قیدی کی کہانی ہے۔ جو تو کیمیائی حملوں اور بیرل بموں سے مارے گئے۔ وہ بہت بہتر رہے اس لیے کہ انسانیت سوز تشدد کا سامنا تو نہیں کرنا پڑا۔ یہاں تو ہر قیدی ایک دن میں سیکڑوں مرتبہ مرتا ہے۔ اگر میں مرجاتا تو یہ کہانی آپ تک نہ پہنچتی۔ فتنۂ دجال کی چشم کشا احادیث میں جب ہر صاحبِ ایمان کے لئے ہتھیلی پر انگارہ رکھنے کی بات، دنیا کی ساری قوموں کے بھوکوں کے دسترخوان پر ٹوٹ پڑنے کی بات اور یہ کہ آزمائشوں میں ثابت قدم رہ کر ایمان کی حفاظت کرنے والے کے لیے 50 صحابہؓ کے برابر اجر کی بات آتی ہے۔ (یہ وہ نہیں ہیں جو اسلام نہیں صرف اپنی کھال بچاتے ہیں) تو یہ دور مجسم اس کی تصویر ہے۔ ابوغریب اور گوانتاموگواہ ہے۔ برما اور وسطی افریقہ گواہ ہے۔ افغانستان غزہ کشمیر گواہ ہے۔ شام کی دنیا میں دربدر آبادی گواہ ہے۔ بنگلہ دیش کے پاکباز پھانسیوں پر جھولتے گواہ ہیں۔ اور تازہ ترین گواہی ان شامی نوجوانوں کی ہے جن کی تشدد زدہ لاشیں تصاویر در تصاویر فریادی ہیں! میڈیا کہاں ہے؟ جنیوا کہاں ہے؟ عالمی عدالت انصاف کہاں ہے؟ کیا جنگی جرم کا نام صرف ایک ہے؟ اسلام!!! اس پر سزا کے مراکز صرف شام میں نہیں ہر ملک میں ہیں۔ اہلِ دل، اہلِ شعور کے ذمے یہ ہے کہ وہ پاکستان کے لاپتہ افراد کا سراغ لگائیں۔ نیٹ پر آنے والی چند تصاویر اسی طرح یہاں بھی سوالیہ نشان ہیں۔ کیا یہاں حقوق انسانی کا کوئی ادارہ موجود ہے؟ ہمارا حال تو یہ ہے: ؎

عشق قاتل سے بھی مقتول سے ہمدردی بھی — یہ بتا کس سے محبت کی جزا مانگے گا؟

غلبہ و اقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں — تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور

شمارہ جنوری 2016ء — ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

مشمولات

☆ لبرل ازم، سقوطِ ڈھاکہ اور پاکستان کا مستقبل — ادارہ
☆ اللہ ربّ العزت کا فضلِ عظیم اور اُس کی وسعتِ رحمت (مطالعۂ حدیث) — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ قرآن کریم کی اصولی باتیں (۵) — ڈاکٹر عمر بن عبداللہ المقبل
☆ تحریکی جدوجہد اور معاشی تفاوت — حافظ سید اسامہ علی
☆ کامیابی کُل کے کُل دین میں ہے! — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
☆ حاجی عبدالواحد صاحبؒ کی یادداشتیں (۳) — پروفیسر حافظ قاسم رضوان
☆ خلافتِ راشدہ کے بعد سے سقوطِ خلافت تک — شجاع الدین شیخ

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''بیان القرآن'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

☆ صفحات: 100 ☆ قیمت فی شمارہ: 30 روپے ☆ سالانہ زرتعاون (اندرون ملک) 300 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

روداد سیمینار

دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز ایک دو دھاری تلوار ہے: حافظ عاکف سعید

مسلمانانِ پاکستان کے لیے محفوظ راستہ یہی ہے کہ پارلیمنٹ سود کو حرام اور غیر قانونی قرار دے: شاہد حسن صدیقی

دستور کی دفعہ 38F عوام کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ حکومت سے سودی نظام کے خاتمہ کا مطالبہ کریں: حافظ عاطف وحید

حرمت سود مہم کا مقصد عوام میں سود کے گناہ کی سنگینی کا شعور پیدا کرنا ہے: شجاع الدین شیخ

اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہنے میں ہی ہماری حیات ہے: صاحبزادہ ابوالخیر زبیر

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام گلستان انیس کلب، شہید ملت روڈ پر حرمت سود کے بارے میں ایک سیمینار منعقد ہوا۔ امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے اپنے خطاب میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے معروف قول کا حوالہ دیا کہ دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز ایک دو دھاری تلوار ہے جو ایک جانب دولتمند طبقہ کو اللوں تللوں میں لگا دیتا ہے اور دوسری جانب محروم طبقے کو دو وقت کی روٹی کے حصول کی جدوجہد میں لگا کر دین کے تقاضوں کی تکمیل سے غفلت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ سودی نظام کے نتیجے میں ایک طرف امیر سے امیر تر ہو رہا ہے تو دوسری جانب عوام کی 50 فیصد سے زیادہ تعداد کو خط غربت سے نیچے دھکیل دیا ہے۔ علماء اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس ضمن میں حکومتی رویئے کے خلاف بھرپور عوامی تحریک برپا کریں۔ صدر ملی یکجہتی کونسل اور علمائے اسلام پاکستان صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ قرآن کے ارشاد کے مطابق اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہنے میں ہمارے لئے زندگی ہے۔ صحابہ کرامؓ اس پر فوری طور پر لبیک کہتے تھے جیسا کہ حضرت حنظلہؓ کمرۂ عروسی سے جہاد کی پکار سن کر میدان جنگ میں جا کر شہادت پر فائز ہو کر حیات جاوداں پا گئے۔ ہم سود کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کو گزشتہ 68 سال سے موخر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ نتیجتاً ہم معاشی اور اقتصادی طور پر تباہی کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ ڈائریکٹر شعبہ تحقیق اسلامی قرآن اکیڈمی لاہور حافظ عاطف وحید نے سود کے حوالے سے عدالتی سطح پر تنظیم کی مساعی کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ 2012ء سے اب تک ہماری دو پٹیشنیں رد کی جا چکی ہیں۔ البتہ سپریم کورٹ نے ہماری پٹیشن کو قبول کر لیا ہے اور اس کی سماعت سردیوں کے تعطیل کے بعد شروع ہو گی۔ دستور کی دفعہ 38F عوام کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ حکومت سے مطالبہ کریں کہ سودی نظام کا خاتمہ کیا جائے۔ ماہر معاشیات شاہد حسن صدیقی نے کہا کہ پرویز مشرف کے دور میں عوامی دباؤ کو کم کرنے کے لئے سودی نظام کے متوازی اسلامی بینکنگ کا آغاز کیا اور علماء یہ اعتراف کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک غیر اسلامی نظام ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پارلیمنٹ خود سود کو حرام قرار دے اور حکومت مقدمہ واپس لے۔ امیر حلقہ تنظیم اسلامی شمالی کراچی شجاع الدین شیخ نے کہا کہ حرمت سود مہم کا مقصد عوام میں سود کے گناہ کی سنگینی کا شعور بیدار کرنا ہے تاکہ ان کے دلوں میں سود کے خلاف نفرت پیدا ہو اور وہ سود کے خاتمے کے لئے آواز بلند کریں۔ قرآن میں سود ی لین دین کرنے والوں کے خلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے جنگ کا الٹی میٹم دیا گیا ہے جبکہ حدیث میں سود کے ستر درجے کے گناہوں میں سے ہلکا ترین گناہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی اپنی ماں سے زنا کرے۔ عوام نے سیمینار میں پُرجوش انداز میں شرکت کی جس سے ہال کی تنگ دامنی کا احساس ہوتا رہا لیکن لوگوں نے مقررین کی گفتگو کو بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

سقوطِ ڈھاکہ اور تاریخ کا سبق

16 دسمبر 2015ء کو منعقدہ نشست کی تلخیصی رپورٹ

مہمانانِ گرامی
ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (سینئر راہنما جماعت اسلامی)
اوریا مقبول جان (معروف کالم نگار و دانشور)
ایوب بیگ مرزا (ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی)

میزبان: وسیم احمد

سوال: 1965ء میں بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرتے ہوئے ہماری فوج نے اپنے ملک کا بہترین دفاع کیا تھا۔ پھر کیا وجہ ہوئی کہ صرف 6 سال بعد پلٹن کے میدان میں اسی دشمن کے سامنے ہماری فوج ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگئی؟

ایوب بیگ مرزا: 1965ء کی جنگ کے لیے آپ نے ''بہترین دفاع'' کا انتہائی موزوں لفظ استعمال کیا ہے، واقعتاً یہ ہماری بہت بڑی کامیابی تھی کہ ہم نے اتنے بڑے دشمن سے پاکستان کو زیر ہونے سے بچالیا، تاہم ہم کوئی فاتح ہندوستان نہیں بن گئے تھے لیکن اس وقت کے جرنیلوں نے ایوب خان کی فوجی ڈکٹیٹر شپ، جو اس وقت زوال پذیر تھی، کی گرتی ہوئی ساکھ کو بچانے کے لیے اس انداز کا پروپیگنڈا شروع کیا کہ جیسے ہم نے انڈیا کے خلاف کوئی بہت بڑی فتح حاصل کرلی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ 6 ستمبر کو ہم نے ہمیشہ یوم دفاع منایا ہے، کبھی یوم فتح نہیں منایا۔ لیکن جرنیلوں نے اس واقعے کو قوم کے سامنے فتح کے طور پر پیش کیا۔ اس پر ہماری قوم بھی فتح کے نشے میں سرمست ہوگئی۔ ہماری قوم میں یہ تاثر عام ہوگیا کہ ہم چونکہ مسلمان، مجاہد ہیں لہٰذا کوئی کافر ہمارے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ اس تصور نے ہماری جدوجہد کو زک پہنچائی۔ یعنی ہم بہت زیادہ خوش فہمی میں مبتلا ہوگئے اور اسی نشے میں وقت گزرتا گیا جبکہ دوسری طرف بھارت میں ناکامی کا احساس تھا کیونکہ بھارتی حکام اور فوج کا فیصلہ تھا کہ اسی شام (6 ستمبر کو) جم خانہ (لاہور) میں جاکر شراب نوشی کی جائے گی، لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ اس احساسِ ناکامی کی وجہ سے انہوں نے اپنی جدوجہد کو جاری رکھا جبکہ ہم فتح کا جشن مناتے رہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ 1965ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان کے بارڈر پر ہمارا کوئی دفاع نہیں تھا۔ سرحد پر صرف تین ٹینک موجود تھے۔ لیکن چائنہ نے انڈیا کو دھمکی دی کہ اگر تم نے مشرقی پاکستان کا رخ کیا تو میں بھی میدان جنگ میں اتر جاؤں گا۔ یہ دھمکی اس وقت کارگر ثابت ہوئی۔ مشرقی پاکستان میں مؤثر دفاعی انتظامات نہ کرنے پر شیخ مجیب الرحمان نے اس بات کو بہت اُچھالا کہ اگر انڈیا بنگال پر حملہ کر دیتا تو ہمارا کیا بنتا، کیا چائنہ ہر دفعہ ہمارے دفاع کے لیے آئے گا؟

وسیم احمد: آپ کے خیال میں سقوطِ مشرقی پاکستان کی بنیاد 65ء کی جنگ میں ہی پڑ چکی تھی؟

ایوب بیگ مرزا: سقوطِ مشرقی پاکستان کی بنیاد تو شروع سے ہی پڑ چکی تھی۔ جب قائداعظم مشرقی پاکستان کے دورے پر گئے تھے تو وہاں بنگالیوں نے ڈھاکہ ریلوے

مرتب: محمد رفیق

اسٹیشن پر ان کے خلاف پہلا اور آخری احتجاج زبان کے مسئلے پر کیا تھا۔ تاہم سقوطِ ڈھاکہ کی اصل داغ بیل 65ء کی جنگ میں پڑی۔ شیخ مجیب الرحمان نے 66ء میں جو

> سقوطِ ڈھاکہ کا سب سے بڑا ذمہ دار انڈیا، دوسرے نمبر پر سیاست دان اور تیسرے نمبر پر فوجی حکمران اور اسٹیبلشمنٹ ہے

6 نکات پیش کیے تھے ان کی بنیاد یہی بنائی تھی کہ ہمارا دفاع نہیں کیا گیا۔ پھر سن 1968ء میں انڈیا کی خفیہ ایجنسی ''را'' قائم ہوئی اور اس کو باقاعدہ ٹاسک دیا گیا۔ یعنی انڈیا نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کام کیا۔ مشرقی پاکستان میں ہندو اقلیت کی آبادی تقریباً ایک کروڑ تھی جبکہ مسلمانوں کی آبادی تقریباً 7 کروڑ تھی۔ اتنی بڑی اقلیت کو Involve کیا گیا، خاص طور پر تعلیمی اداروں میں ہندو اساتذہ نے بنگالیوں کی ذہن سازی کی۔ لہٰذا دشمن نے دوطرفہ کام کیا اور ہم نے 6 سال اسی سرمستی میں گزارے کہ ہم نے بڑی فتح حاصل کرلی ہے اور اب ہندو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

سوال: مسلمانوں کا یہ تو عقیدہ ہے کہ اگر آپ نیک مقصد کے لیے، اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرتے ہیں تو اللہ کی نصرت اور تائید آپ کے ساتھ ہوتی ہے۔ اپنے وطن کا دفاع بھی ایک دینی فریضہ نہیں ہے کیا؟

ایوب بیگ مرزا: وطن کا دفاع بے شک دینی فریضہ ہے لیکن اگر آپ سارے کے سارے دین کو ٹھکرا کر ایک طرف رکھ دیں اور صرف وطن کو ہی اپنا دین و ایمان بنالیں تو پھر انجام وہی ہوگا جو بعد میں ہمارا ہوا۔

سوال: آپ کے خیال میں سقوطِ ڈھاکہ کا ذمہ دار کون تھا؟ ہماری فوج، دونوں اطراف کے سیاستدان یا صرف انڈیا؟

فرید احمد پراچہ: اس میں سب کا حصہ ہے لیکن سب سے بڑا حصہ انڈیا کا ہے۔ پھر فوج سے زیادہ اس وقت کی فوجی حکومتوں کا قصور ہے۔ اس وقت وہاں پر پاک فوج کی تعداد تقریباً چالیس ہزار تھی، یہ جو کہا جاتا ہے کہ 90 ہزار فوجی قیدی بنائے گئے، بالکل غلط ہے، قیدیوں میں سول لوگ بھی تھے، بیوروکریٹس بھی تھے، بہرحال چالیس ہزار فوج نے آخری جنگ بڑی جرأت کے ساتھ لڑی ہے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ کوئی پلاننگ ہی نہیں تھی کہ مشرقی پاکستان کا دفاع ہم نے کیسے کرنا ہے۔ پھر یہ کہ فوجی حکومت، سیاسی جماعتوں اور سیاستدانوں نے مل کر آخری عمل کو تیز کیا۔ اگرتلہ سازش کیس بالکل ٹھیک تھا لیکن بھٹو اور اصغر خان جیسے لوگوں نے ایوب خان سے ڈائیلاگ کرتے ہوئے اس کیس کو ختم کرنے اور مجیب الرحمٰن کو رہا کروانے کی کوشش کی۔ پھر جب عوامی لیگ انتخابات جیت گئی، جیسے بھی جیتی اسے تسلیم کرنا چاہیے تھا اور پہلی مرتبہ جو مشرقی پاکستان والوں کے حصے میں اقتدار آرہا تھا اور وہ ووٹ کے ذریعے آرہا تھا، اس میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ بھٹو کی 81 سیٹیں تھیں اور انہیں اندازہ تھا کہ ان سیٹوں کے ساتھ انہیں اقتدار نہیں مل سکتا اور پھر اس جلدی کے اندر انہوں نے یحییٰ خان کے ساتھ مل کر ڈھاکہ کا اجلاس ملتوی کروایا، ادھر ہم اُدھر تم کے نعرے لگائے، یہ اعلان کیا کہ جو ڈھاکہ جائے گا اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی اور جو جائے وہ یکطرفہ ٹکٹ لے کر جائے۔ حالانکہ اگر اس وقت اجلاس ہو جاتا تو سقوطِ ڈھاکہ کا سانحہ رونما نہ ہوتا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ملک توڑنے کے عمل میں پہلا نمبر بھارت کا ہے، جس نے وہاں پر پانچ لاکھ فوج داخل کی، مکتی باہنی بنائی۔ اس کا اعتراف آج نریندر مودی کر رہا ہے۔ مانک شاہ، اے ڈبلیو چودھری کر رہے ہیں، جنرل اروڑہ سنگھ نے اپنی کتاب ''جنگ آزادی'' میں اس کا اعتراف کیا ہے۔ یہ چیزیں اب شواہد کے ساتھ سامنے آچکی ہیں کہ پاکستان کو دولخت کرنے کا سارے کا سارا پلان پہلے دن سے لے کر آخر تک بھارت کا تھا۔ دوسرے نمبر پر ذمہ دار اس وقت کے فوجی حکمران اور سیاست دان ہیں جنہوں نے مل کر ملک کو

ایک ایسے راستے پر ڈال دیا کہ جس سے بنگالیوں میں شدید ردعمل اور شدید درجے کا احساس محرومی پیدا ہوا۔ تیسرے نمبر پر فوج آتی ہے، جسٹس حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ موجود ہے کہ جس میں فوجی حکومت اور فوجیوں کے متعلق تمام کوتاہیوں کو سامنے لایا گیا ہے۔ بہر حال فوجی اسٹیبلشمنٹ کا بھی ایک بڑا رول موجود ہے۔

سوال: بنگلہ دیش کے قیام سے قبل ہونے والے قتل عام میں تو مکتی باہنی اور بھارتی فوج کا بڑا ہاتھ تھا پھر کیا وجہ ہے کہ جماعت اسلامی کے عمر رسیدہ بزرگوں کو جنگی جرائم کی پاداش میں سزائے موت دی جا رہی ہے۔ حالانکہ عوامی لیگ اور جماعت اسلامی ایک الیکشن میں اتحادی بھی رہ چکے ہیں؟

فرید احمد پراچہ: یہ سیاسی انتقام کی بدترین شکل ہے جو سامنے آ رہی ہے۔ بنگلہ دیش بننے کے بعد 196 پاکستانی فوجیوں پر مجیب حکومت نے جنگی جرائم کے تحت جو مقدمہ قائم کیا تھا اس کو بعد میں سہ فریقی معائدہ کے تحت ختم کیا گیا۔ اس کے بعد جن 774 آدمیوں پر بنگلہ دیش میں مقدمات قائم کیے گئے، ان میں سے بعض کو سزائیں ہو گئیں، بعض رہا ہو گئے اور ایک عام معافی کا اعلان بھی کر دیا گیا تھا۔ ان تمام مقدمات میں جماعت اسلامی کے افراد میں سے کوئی ایک بھی شامل نہیں تھا جن کو اب سزائیں دی جا رہی ہیں۔ پھر جماعت اسلامی کے لوگوں نے وہاں کے آئین کو تسلیم کیا، وہاں کی سیاست میں حصہ لیتے رہے، جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کو کبھی بھی خلاف قانون نہیں قرار دیا گیا اور نہ ہی کبھی جماعت اسلامی پر پابندی لگی۔ جماعت اسلامی کے راہنما جن کو آج سزائیں دی جا رہی ہیں یہ وہاں کی پارلیمنٹ کے ممبر بنے، حکومت میں وزیر رہے اور ایک انتخاب جنرل ارشاد کے خلاف جماعت اسلامی اور حسینہ واجد نے مل کر لڑا۔ تو اس وقت تک کہیں کوئی بات نہیں تھی کہ یہ لوگ مجرم ہیں۔ کہیں کسی نے ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج نہیں کروائی۔ لیکن اتنے عرصہ کے بعد محض ایک سیاسی انتقام کے طور پر اور بھارت کے چاہنے پر یہ سب ہو رہا ہے۔ کیونکہ من موہن سنگھ نے یہ کہا تھا کہ جہاں 25% جماعت اسلامی ہو وہاں کس طرح سے بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد کارروائی شروع کی گئی اور اس کارروائی میں انہوں نے بالکل انتقامی انداز میں ڈھونگ ٹریبونل بنایا۔ کہیں کوئی گواہیاں نہیں لی گئیں، یہ محدود کر دیا گیا کہ صفائی کے گواہ صرف چار ہوں گے اور ان کا تعین بھی وہ خود کریں گے۔ چنانچہ صلاح الدین چودھری، اسحاق خاکوانی اور جتنے لوگ تھے جو پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے اور اس موقع پر وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ پھر بنگلہ دیش کی ہائی کورٹ کے ایک جج نے کہا کہ میں اس پر بطور گواہ پیش ہونا چاہتا ہوں کہ یہ مغربی پاکستان میں میرے ساتھ تھے، لیکن ان کی بات نہ مانی گئی۔ انہوں نے سزا ہی دینی تھی جو کہ دی جا رہی ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ اس وقت تک جتنے لوگ شہید ہو چکے ہیں وہ بڑی عظمتوں والے ہیں اور پاکستانی حکومت کی بے توجہی اور بے حسی اس کا بہت بڑا موجب ہے۔

سوال: بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے راہنماؤں کو پاکستان سے محبت کی پاداش میں پھانسیاں دی جا رہی ہیں۔ اس پر ہماری حکومت، سیاسی جماعتیں اور نام نہاد سول سوسائٹی کیوں خاموش ہے اور اتنے بڑے مظالم پر عالمی سطح پر بھی کوئی ردعمل سامنے نہیں آ رہا؟

فرید احمد پراچہ: حکومت پاکستان کو جو عملی اقدام کرنا چاہیے وہ یہ تھا کہ 9 اپریل 1974ء کو جو سہ فریقی معاہدہ ہوا تھا، اس کی بنیاد پر باقاعدہ نوٹس لے اور ان مقدمات کو ختم کرنے کے لیے کہے اور اگر نہ کریں تو عالمی عدالت انصاف میں جائے۔ لیکن اس معاملے کو ایسے ہی

> **ہماری فوج، سیاستدان اور بیوروکریٹ چاہتے تھے کہ بنگالی ہم سے الگ ہو جائیں**

چھوڑ دیا گیا ہے۔ پاکستان آج بھارت کی وجہ سے کتنی مشکلات میں ہے، تو پھر کون اس طرح جذبۂ حب الوطنی کے تحت بلوچستان اور دیگر جگہوں میں فوج اور حکومت کا ساتھ دے گا، جب آپ مثال ایسی بنا رہے ہیں کہ اگر آپ پاکستانی فوج اور حکومت کا ساتھ دیں تو آپ غدار ٹھہریں گے اور پھر آپ کو اس کی سزا بھی بھگتنی پڑے گی۔ سیاسی جماعتوں نے بھی اس کو صرف جماعت اسلامی کا مسئلہ سمجھا حالانکہ یہ پاکستان کا معاملہ ہے اور افواج پاکستان کو بھی سمجھنا چاہیے کہ فوج کا ساتھ دینے کے جرم میں اگر ان کو سزائیں مل رہی ہیں تو اصل کیس تو پھر ان کے خلاف بنتا ہے جن کا ساتھ دیا گیا ہے۔ بہر حال پاک فوج اور حکومت کو حب الوطنی کے جذبہ کے تحت جماعت اسلامی کا ساتھ دینا چاہیے۔ جبکہ نام نہاد سول سوسائٹی تو اتنی منافق ہے کہ اس کے دوہرے معیار ہیں۔ ایک طرف سزائے موت کے خلاف مہم چلا رہے ہیں، اس لیے کہ انہیں پتہ ہے کہ توہین رسالت کی اور مرتد (قادیانی وغیرہ) کی سزا موت ہے جبکہ دوسری طرف بنگلہ دیش میں پاکستان کے حمایتیوں کو جو سزائیں دی جا رہی ہیں ان کے خلاف ایک لفظ بھی ان کی زبان سے نہیں نکلتا۔

سوال: یہ فرمائیے کہ بھارت اگر مشرقی پاکستان کا ہمسایہ نہ ہوتا تو کیا پاکستان دولخت ہو سکتا تھا؟

ایوب بیگ مرزا: یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے کہ اس میں غیروں کا بھی عمل دخل ہے۔ لیکن جب تک اپنے لوگ غلط نہ ہوں اس وقت تک یہ ممکن نہیں کہ غیر اس کا فائدہ اٹھا سکیں۔ میں اپنی آنکھوں دیکھا واقعہ آپ کو سناتا ہوں، 1957ء میں میری عمر 12 سال ہوگی، حسین شہید سہروردی تازہ تازہ وزارت عظمیٰ سے فارغ ہو کر لاہور تشریف لائے تھے۔ میرے تایا مجھے ساتھ لے کر ان کے پاس گئے۔ انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ شیخ مجیب الرحمٰن وہاں سہروردی صاحب کے سامنے ہاتھ باندھے اس طرح کھڑے تھے جیسے ہم نماز میں حالت قیام میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت میرے تایا کے ایک سوال پر سہروردی نے کہا ''یہ لوگ کہتے ہیں کہ میں نے پاکستان کے لیے کیا کیا ہے، کیا یہ چھوٹا کام ہے کہ میں نے اس ''چھوکرے'' کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے''۔ اس کے ساتھ ہی سہروردی نے شیخ مجیب الرحمٰن کی طرف اشارہ کیا۔ ان کی عمر اس وقت تقریباً پچیس سے تیس سال کے درمیان ہوگی۔ اس میں اس وقت بھی ایسے جراثیم موجود تھے جن کو اس کی جماعت کے سربراہ نے نوٹ کر لیا تھا اور وہ اس کو اس کی غلط حرکات سے باز رکھے ہوئے تھے۔ اس وجہ سے سہروردی صاحب نے کہا کہ میں نے اسے سنبھال کر رکھا ہوا۔ تو ایسے تھے ہمارے مسلمان اور پاکستانی بھائی لہٰذا پہلا قصور تو ہمارا اپنا ہے کہ ہم میں ایسے لوگ پیدا ہو چکے تھے جو پاکستان سے زیادہ بھارت سے دلچسپی اور محبت رکھتے تھے۔

سوال: بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے راہنماں کی پھانسیوں کا جو معاملہ ہے اس حوالے سے فرید احمد پراچہ صاحب نے من موہن سنگھ کا حوالہ دیا۔ تو کیا یہ سارے کیس اس بیان کے بعد بنائے گئے اور بالآخر انہیں پھانسیوں تک لے جایا گیا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ پھانسیاں ایک باقاعدہ پلاننگ کا حصہ ہے؟

ایوب بیگ مرزا: 9 اپریل 1974ء کو دہلی میں سہ فریقی معائدہ ہوا تھا کہ عام معافی دے دی جائے گی اور کسی پر کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جائے گا۔ اس میں سب سے پہلے مجیب الرحمٰن نے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ سارا ماضی بھولتے ہیں اور ایک دوسرے کو معاف کرتے ہیں لیکن پاکستانی حکومت اس

معائدہ کی رو سے عملی اقدام نہیں اُٹھا رہی ، اسے عالمی عدالت میں جانا چاہیے، کیونکہ یہ بین الاقوامی معائدہ ہے، جس کی ریاست ذمہ دار ہے ۔ رہی بات انڈیا کی تو دشمن تو دشمنی سے باز آنے سے رہا۔لہٰذا انڈیا کو کوئی دوش دینا ہی غلط ہے کہ اس کا نمبر تیسرا ہے یا چوتھا ہے، اصل غلطی ہمارے سیاستدانوں، اوراس وقت کی فوجی حکومت کی ہے۔

سوال: آپ کے خیال میں سقوط ڈھاکہ کا ذمہ دار کون تھا اوراس کے کیا اسباب تھے؟

اوریا مقبول جان: سقوط ڈھاکہ کی پلاننگ اسی وقت سے شروع ہوگئی تھی جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا اوراس میں بنیادی کردار ان تین چیزوں کا تھا جو پاکستان کو انگریز کی طرف سے ورثہ میں ملی تھیں ۔ ایک بیوروکریسی جو کہ سیکولر تھی اور چاہتی تھی کہ یہاں ایک سیکولر سٹیٹ کے حساب سے قومیت کی بنیاد پر ملک ہونا چاہیے۔ دوسری پاکستان کی فوج، بنیادی طور پر یہ بھی سیکولر تھی، فوج اور بیوروکریسی نے مل کر تیسری چیز ایک سپیشل ایلیٹ بنائی تھی جو اپنے بھائیوں کو مارنے کے لیے تیار ہو جاتی تھی۔ ان تینوں نے مل کر پہلے دن سے ہی یہ تہیہ کر لیا تھا کہ پاکستان کو کسی نہ کسی طرح، کچھ عرصہ کے بعد ختم کر دینا ہے۔ کیونکہ بنگالی اکثریت میں تھے اوران میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ ان میں فرقہ واریت نام کی کوئی چیز نہیں تھی اور وہ پاکستان کے ساتھ بہت مخلص تھے ۔لیکن ان کے ساتھ شروع سے ہی ایسا رویہ رکھا گیا اوراس قسم کے حالات پیدا کیے گئے کہ کبھی اسمبلیوں میں Representation پر مسئلہ بنایا گیا، کبھی Priority کا مسئلہ بنایا گیا کہ گو کہ تم 60 فیصد ہو مگر تب بھی چالیس فیصد ہو۔لیکن اس کے باوجود بھی وہ لوگ ہمارے ساتھ رہنا چاہتے تھے۔ان کی پاکستان کے ساتھ جذباتی وابستگی تھی۔لیکن پاکستان کی جو Elite class تھی وہ سارے مل کے چاہتے تھے کہ یہ علیحدہ ہو جائیں ۔ قدرت اللہ شہاب نے بڑا اچھا لکھا ہے کہ یہ سب چاہتے تھے۔ بیوروکریٹ چاہتے تھے کہ کیونکہ وہ ذہین ہیں، اچھی پوزیشنز لے جاتے ہیں تو ہم ان سے علیحدہ ہو جائیں۔فوج بھی یہی چاہتی تھی کہ چار، پانچ فٹ قد کے بونے لوگ جرنیل بن جاتے تھے اوران کو پستہ قد، بونے اوراس قسم کے القابات سے نوازا جاتا تھا۔ سیاست دان بھی یہی چاہتے تھے، خاص طور پر بھٹو نے 1970ء کے الیکشن میں ایک بھی اُمیدوار کھڑا نہ کرکے یہ ثابت کر دیا کہ بنگال ایک علیحدہ ملک ہے لہٰذا ان ساروں نے مل کر بنگلہ دیش کو بنانے میں کردار ادا کیا۔

سوال: بانیٔ تنظیم اسلامی مرحوم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا نقطہ نظر تھوڑا سا مختلف تھا وہ کہا کرتے تھے کہ سقوط ڈھاکہ اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے ملک میں اسلامی نظام نافذ نہ کرنے کی سزا تھی جو قیام پاکستان کے 24 یا 25 سال بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ۔ کیا آپ ان کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟

اوریا مقبول جان: میں بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ بلکہ میں تو اس سے زیادہ آگے بات کرنا چاہتا ہوں کہ بنیادی طور پر 1920ء کے بعد پوری دنیا میں قومی ریاستوں کا وجود سامنے آیا ہے اوراس کے پیچھے باقاعدہ مغرب کی تین سو سال کی تعلیم تھی کہ قومیں رنگ، نسل، زبان اور علاقے سے بنتی ہیں لیکن ان دوسو ممالک کے برخلاف ایک واحد ملک تھا جو اللہ کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور جس نے اس فلسفے کو ختم کرتے ہوئے ثابت کیا کہ مذہب کے نام پر بھی ملک بن سکتا ہے اور مذہب کے نام پر جب یہ ملک بن گیا تو ہم نے اس کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی سزا سقوط ڈھاکہ کی صورت میں دی گئی۔

سوال: مجید نظامی مرحوم یہ کہا کرتے تھے کہ مشرقی پاکستان کو فوج اور سیاستدانوں نے مل کر گنوایا، انہیں کا فرض ہے کہ وہ ہمیں واپس دلوائیں۔کیا ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے؟

> 1970ء کے الیکشن میں ذوالفقار علی بھٹو نے بنگال میں ایک بھی اُمیدوار کھڑا نہ کر کے یہ ثابت کیا کہ بنگال ایک علیحدہ ملک ہے ۔

اوریا مقبول جان: بالکل یہ ممکن ہو سکتا ہے۔اس لیے کہ مشرقی و مغربی جرمنی اگر دوبارہ اکٹھے ہو سکتے ہیں، اگر یورپ ایک یونین بن سکتا ہے تو ہم کیوں نہیں بن سکتے لیکن ہمارے وہ رویے ہی نہیں ہیں۔ہم تو جن لوگوں کو پاکستان کے نام پر پھانسیاں دی جا رہی ہیں، ان کو Own کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ بنگالیوں کو کہاں Own کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔ دنیا جہاں کا مہاجر یہاں آسکتا ہے۔ لیکن پاکستان کے نام پر بیٹھے ہوئے بہاری یہاں نہیں آسکتے ۔ کیونکہ جب وہ آئیں گے تو ایک تصور بن جائے گا کہ ہم اس خطے کو اپنا حصہ سمجھتے ہیں۔

سوال: کہا جاتا ہے کہ سانحہ سقوط ڈھاکہ ہماری تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے اوراس سانحہ سے آج تک ہم نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ یہ فرمایئے کہ اس سانحہ سے ہمیں کیا سبق حاصل کرنا چاہیے تھا، یعنی عملی اقدامات کیا ہونے چاہئیں؟

ایوب بیگ مرزا: کسی نے بہت خوب بات کہی ہے کہ ''تاریخ کا سبق یہ ہے کہ تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھتا'' اور ہم نے بھی یقیناً کچھ نہیں سیکھا اور ہم اس معاملے میں انتہا پر گئے ہیں۔ ہماری حالت یہ ہے سبق سیکھنے کی بجائے جو برائیاں ہم سے رہ گئی تھیں وہ اب کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر پہلے ہم سے یہ غلطی ہوئی تھی کہ عوامی لیگ نے جو مینڈیٹ حاصل کیا تھا، فوجی حکمرانوں اور بھٹو نے مل کر اس مینڈیٹ پر عمل درآمد نہیں ہونے دیا اور آج ہم یہ غلطی کر رہے ہیں کہ عوامی نمائندوں کو آٹھ سال ہوئے بالکل کھلا چھوڑا ہوا ہے اورانہوں نے یہ سمجھا ہے کہ جو منتخب ہو جائے اس کا اختیار ہے جو چاہے کرے، وہ مادر پدر آزاد ہے کہ قوم کے خزانے کو شیرِ مادر سمجھ کر پی جائے، جو چاہے لوٹ کھسوٹ کرے، اس کو آزادی ہونی چاہیے ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے بہت سے لوگوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اب تو ہماری باری آئی ہے اور آپ کیوں لوگ شور مچا رہے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ وہ کرپشن کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ قائم علی شاہ نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ کرپشن تو لیاقت علی خان کے دور سے ہو رہی ہے ۔ یعنی جو کام لیاقت علی خان کے دور سے ہو رہا ہے اس میں ترقی ہونی چاہیے۔ یہ بات الگ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ لیاقت علی خان کا دامن کرپشن کے معاملے میں صاف تھا ۔ لہٰذا غلطیوں سے سبق سیکھنے کی بجائے اُلٹا برائی کو مثال بنایا جا رہا ہے۔ گویا ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی برائی ہم سے نہ چھوٹے۔ایسے حالات پیدا کرنے میں عوام کا بھی قصور ہے کہ وہ کوئی سبق حاصل نہیں کرتے اور ایسے لوگوں کو دوبارہ برسراقتدار لے آتے ہیں۔ یعنی ہم نے یہ طے کیا ہے کہ جو اللہ اوراس کے رسول ﷺ کا حکم ہے وہ نہ کریں، جو کرنے سے منع کیا ہے وہ کریں تو ایسا ملک اگر اسلام کے نام پر بنے اوراس کا معاملہ یہ ہو کہ وہ منکر کو اپنائے اور معروف سے اعراض کرے تو اس کا حال اس کے سوا کیا ہوگا جو 71ء میں ہمارا ہوا تھا اور آج ہم پھر خوفناک بحران کی طرف بڑھ رہے ہیں ۔ اگر ہم نے اسلام کو بنیاد نہیں بنایا تو سندھیوں کا حق ہے کہ وہ کہیں کہ ہم سندھ کی بنیاد پر زندہ رہیں، سندھ کی بنیاد پر ایک ریاست کی شکل اختیار کریں اور جان لیجیے کہ اسلام ہی سب کی مشترکہ بنیاد ہے۔ جب تک اس بنیاد پر اپنی عمارت کو تعمیر نہیں کریں گے یہ آوازیں اُٹھتی رہیں گی، یہ بحران بڑھتے چلے جائیں گے، یہ دراڑیں پڑتی چلی جائیں گی اور شکست و ریخت کا ہمیں مزید سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

اس پروگرام کی ویڈیو www.tanzeem.org پر ''خلافت فورم'' کے عنوان سے دیکھی جا سکتی ہے۔

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2015ء

مرتب: فرید اللہ مروت/محمد رفیق

سال 2015ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 49 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحہ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	اُسوۂ رسول ﷺ کی سربلندی	مولانا اخلاق حسین قاسمی
2	رحمۃ للعالمین ﷺ کا نظام	سید اسعد گیلانی
3	قرآن کا تصورِ انسان	سید ابوالاعلیٰ مودودی
4	راہِ حق کا سفر اور قانونِ الٰہی!	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
5	دین کو قائم کرواور......	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
6	صلح اور جنگ......کس سے؟	مولانا مفتی محمد شفیعؒ
7	ایمان اور اُمید	علامہ یوسف القرضاوی
8	خلافت کے اصل حقدار	مولانا امین احسن اصلاحیؒ
9	اللہ کی سنت	محمد فاروق خان
10	احساس ذمہ داری	محمود احمد غضنفر
11	ہم آزمائشوں کا مقابلہ کیسے کریں؟	استاد فتحی یکن
12	اُمت مسلمہ کی زبوں حالی کا سبب	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
13	قرآن سے شغف: زندگی کا حاصل	مولانا محمد یوسف اصلاحی
14	اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ	علامہ شکیب ارسلان
15	حکومت الٰہیہ کے باغی!	مولانا ابوالکلام آزاد
16	مومن صرف اللہ پر توکل کرتے ہیں	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
17	خصوصی منصب، خصوصی تقاضے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
18	اپنے ذہن کو تبدیل کیجئے!	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
19	قرآن مجید سے بے اعتنائی کا اصل سبب	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
20	ایمان اور اُمید	علامہ یوسف القرضاوی
21	مغربی تہذیب کی پیروی کے نتائج	مولانا ابوالحسن علی ندوی
22	غفلت آخر کب تک!	مولانا ابوالکلام آزاد
23	امر الٰہی کی تعمیل کا نام روزہ ہے	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
24	روزے کا دین میں مقام	سید قطب شہیدؒ
25	دن کا روزہ، رات کا قیام	حامد کمال الدین
26	لیلۃ القدر کی فضیلت	مولانا ذوالفقار احمد
27	عید سعید کا پیغام	محمود فاروقیؒ
28	احتساب نفس	مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ
29	قوت برداشت کا امتحان	سید جلال الدین عمری
30	حقیقی آزادی	سید قطب شہیدؒ
31	اگر اب بھی نہ جاگے تو......	مولانا ابوالحسن علی ندوی
32	زندہ اور متحرک ایمان	عبداللہ فہد فلاحی
33	پاکستان کی بقا اور اس کی نظریاتی بنیاد	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
34	نظریے سے انحراف کا نتیجہ	جسٹس انوار الحق
35	عمر ضائع کر دی!	مولانا مفتی محمد شفیعؒ
36	قربانی کی حکمت	مولانا عبدالحقؒ
37	تعلق باللہ کی منزل	سید محمد قطب شہیدؒ
38	داعی کے اوصاف	مولانا مودودیؒ
39	مثالی حکمران	محمود حسن
40	فیصلے کی گھڑی	ظفر محمود
41	دین فطرت دین قیم	علامہ محمد اقبال
42	حرمت سود اور قرآن کی حکمت قانون سازی	سید قطب شہیدؒ
43	مسلم ممالک کے عوام اور حکمران	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
44	سیرت رسول ﷺ	پروفیسر راما کرشنا راؤ
45	امت کی وحدت میں مواخات کا کردار	ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی
46	دین اور عقیدے کا تقدس	ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی
47	سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی	مفتی محمد تقی عثمانی
48	ماہ ربیع الاوّل: ہمارے لیے دعوت فکر	مولانا ابوالکلام آزاد
49	نبی اکرم ﷺ کا خصوصی اسوہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ

الھدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الھدیٰ'' کے تحت بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ النحل کی آیت 94 سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 76 تک ترجمہ و تشریح شائع ہوئی۔

''فرمان نبویؐ'' کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

1	فوجی عدالتیں آخر کیوں؟	مرزا ایوب بیگ
2	ناک کی جمہوریت سیکولرازم کی راہ پر گامزن	"
3	اُمت مسلمہ کی شہ رگ	"
4	تہذیبوں کا تصادم	"
5	امریکا بھارت گٹھ جوڑ نیا نہیں، پرانا ہے!	"
6	پس چہ باید کرد؟ (میری جونز اور توہین رسالت)	"
7	ہاں باقی وہ رہ جائے گا (تنظیم اسلامی اور سیاسی جماعتیں)	"
8	سانحہ بلدیہ ٹاؤن اور پاکستان کا نظام انصاف	"
9	ہوس زر (حکمرانوں کی عیاشیاں)	"
10	کراچی کرچی کرچی کیوں؟	"
11	کراچی آپریشن	"

12	پاکستانی معاشرہ اور دہشت گردی	مرزا ایوب بیگ
13	ہوئے تم دوست جس کے	″
14	العُروۃُ الوُثقیٰ (یمن میں شیعہ سنی جنگ)	″
15	ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا (یمن کے حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی)	″
16	پاک چین معاہدات	″
17	اک عرضِ تمنا ہے سو ہم کرتے رہیں گے	″
18	صوفی محمد، الطاف حسین اور عدل کے تقاضے	″
19	قومی یکجہتی	″
20	مصر اور پاکستان: ایک دوسرے کی راہ پر	″
21	پاکستان: بھارت کے خفیہ ہتھیار ''را'' کی زد میں	″
22	ماہ رمضان المبارک کی آمد...... ضروری ذہنی تیاری!	حافظ عاکف سعید
23	شکریہ نریندر مودی، تیرا شکریہ!	مرزا ایوب بیگ
24	لیکن، اور یہ ایک بڑا ''لیکن'' ہے! (کرپشن کے خلاف آپریشن)	″
25	پاکستان اور افغانستان	″
26	ایم کیو ایم پر بی بی سی کے سنگین الزامات	″
27	عید کبھی روزوں سے پہلے نہیں آسکتی	″
28	اس کے بغیر ممکن نہیں! (ملکی صورتحال)	″
29	جوڈیشل کمیشن رپورٹ: تبصرہ بلاتبصرہ!	″
30	ملا عمر کی رحلت اور کالم نگار کا المیہ	″
31	ثم رددنٰہ اسفل سافلین (سانحہ قصور)	″
32	قصہ ایک ٹیپ کا!	″
33	کشمیر مذاکرات منسوخ! آیئے گریبان میں منہ ڈالیں	″
34	تُف اے روشن خیالی تُف ہے تجھ پر	″
35	1965ء کی جنگ: ایک پہلو یہ بھی ہے	″
36	خانہ خالی را دیومی گیرند (دہشت گردی)	″
37	اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے	″
38	افغانستان امن اور خطے کی بدلتی ہوئی صورتحال	″
39	سودی معیشت اور اُمت مسلمہ	ایوب بیگ مرزا
40	وزیر اعظم کی امریکہ یاترا	″
41	زلزلے سے بڑا عذاب	″
42	ڈوب مرنے کا مقام	حافظ عاکف سعید
43	نوشتۂ دیوار	مرزا ایوب بیگ
44	مشتری ہشیار باش (پیرس حملے کے پس پردہ)	″
45	بند گلی سے نکلتا کشادہ راستہ (کرپشن کے خلاف آپریشن)	″
46	اے اللہ! ہمیں برکت دے ہمارے شام میں!	″
47	ملت افغاں درآں پیکر دل است (ہارٹ آف ایشیا کانفرنس)	″
48	سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی	″

منبر و محراب

''منبر و محراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطاب جمعہ کی اور اُن کی لاہور میں عدم موجودگی کی صورت میں خطاب نہ ہونے کی بنا پر کسی اور ذمہ دار کے خطاب کی تلخیص دی جاتی ہے۔ 2015ء کے دوران شائع ہونے والے اِن خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	اتباع رسول ﷺ	چودھری رحمت اللہ بٹر
2	ایمان بالرسالت کی اہمیت اور تکذیب حق کا انجام	حافظ عاکف سعید
3	حضور اکرم ﷺ کا پیغام: توحید	چودھری رحمت اللہ بٹر
4	مغرب کی ڈھٹائی۔ اُمت مسلمہ کی رسوائی	حافظ عاکف سعید
5	ایمان بالآخرت۔۔۔ اور حقیقی کامیابی و ناکامی کا دن	″
6	ہمارا اصل مستقبل: آخرت	″
7	ایمان اور فکر آخرت	″
8	اسلام کا معاشرتی نظام اور رسوماتِ نکاح	″
9	ایمان کے ثمرات و نتائج اور ہمارا طرز عمل	″
10	ایمان کے بنیادی لوازم اور منطقی تقاضے	″
11	تقویٰ: ایمان کا اولین عملی تقاضا	″
12	سورہ نوح کا اجمالی جائزہ	مومن محمود
13	ایمان کے عملی تقاضے: تقویٰ، سمع و طاعت اور انفاق فی سبیل اللہ	حافظ عاکف سعید
14	اسلام کا عائلی نظام اور طلاق کے اصول و ضوابط	″
15	اسلام میں عائلی نظام کی اہمیت اور پاکستانی فیملی لاز کی حقیقت	″
16	اقوام سابقہ کے حالات میں موجودہ مسلمانوں کے لیے خصوصی راہنمائی	″
17	ازدواجی معاملات میں توازن اور اعتدال کی خصوصی اہمیت	″
18	یوم مزدور: چند چشم کشا حقائق	″
19	تربیت اولاد کے اسلامی اصول	″
20	اولاد کی تربیت اور ذہن سازی	″
21	توبہ کے تقاضے اور اس کے نتائج و ثمرات	″
22	کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا	″
23	استقبال رمضان	″
24	روزہ رمضان اور قرآن	″
25	روزے کی حکمت و فلسفہ	″
26	روزے کے احکام	ڈاکٹر عارف رشید
27	رمضان: جشن نزول قرآن اور قرآن مجید کی عظمت و افادیت	حافظ عاکف سعید
28	قرآنی تعلیمات کا خلاصہ: سورہ العصر کی روشنی میں	″
29	قرآنی تعلیمات کا خلاصہ: سورہ العصر کی روشنی میں (حصہ دوئم)	″
	پوری زندگی کا روزہ	″
30	اللہ عزوجل کی قدرت کاملہ	″
31	انذار آخرت اور اثبات توحید	″
32	کیا ہم آزاد ہیں؟	″
33	اللہ رب العزت کی معرفت کے مظاہر	″
34	رب العالمین کی رحمۃ للعالمین ﷺ کو تسلی	″
35	متقی لوگ ہی جنت کے مستحق ہیں	″
36	قصص الانبیاء میں ہمارے لیے رہنمائی!	″
37	قرآن مجید متقین کے لیے نصیحت ہے!	″
38	تذکر قرآن اور تدبر قرآن	″
39	طبعی محبتوں کی اصل حقیقت	″
40	عظمت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	″
42	سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگ مفاجات	″
43	زلزلے کیوں آتے ہیں؟	″
44	بندۂ مومن کے بنیادی اوصاف (1)	″
45	بندۂ مومن کے بنیادی اوصاف (2)	″
46	کفار کا انجام آخرت	″
47	حضرت نوحؑ کی دعوت: اک جہد مسلسل سے عبارت!	″
48	بارگاہ الٰہی میں حضرت نوح علیہ السلام کی فریاد	″
49	نبی اکرم ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کے چند مظاہر	″

کارِ تریاقی

کار تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کئے گئے۔

1 گناہ گار پہ پتھر اچھالنے والے
2 طرفہ تماشا
3 غلامانِ محمد عربی کا ملک
4 عشق تمام مصطفیٰ، عقل تمام بولہب
5 سیاسی کم نگاہی
6 پرانے افکار کی نمائش
7 دین روح رواں است
8 گوراقبرستان
9 یہ اسلام کے خلاف جنگ نہیں ہے!
10 ......قافلہ سالار بھی ہے؟
11 ......زن ہوتی ہے نازن
12 ہوش کے ناخن لیجیے!
13 آدمی کی موت مارا جائے گا
14 تری بربادیوں کے مشورے!
15 شعلۂ نوا
16 اک صبح نئی
17 ہفت کشور جس سے ہو تسخیر
18 نور آفتاب کجا!
19 کہنہ دماغ
20 شب زندہ داروں کی خیر
21 کیا خبر تھی!
22 موج دود
23 یا خدا کوئی عمر دے دے!
24 جیا نہیں جاتا
25 دعاؤں میں اثر دے دے!
26 ستارہ تو ہے!
27 کب ڈرا سکتا ہے......
28 چپ نہ رہنا چاہیے!
29 گھر جلانا ہی کیا ضروری ہے؟
30 آب نشاط انگیز
31 غیرت کا بانکپن
32 پاک پوتر پاکستان ...... کیونکر؟
33 پختہ عقائد سے تہی ضمیر
34 رات کی سیاہی سے صبح کے پکڑنے تک
35 علاج اس کا وہی
36 داستان عبرت وحسرت
37 اک دیے سے شگاف
38 آگ کے شعلے نگہباں
39 شہر ہے ویراں تمام
40 جوئے کم آب
41 غلامی میں نہ کام آتی ہیں......
42 سامنے ڈھیر ہیں ٹوٹے ہوئے پیمانوں کے
43 دنیا ہیلووین کی زد میں
44 زبان خلق پر جب آ گئی
45 اس تیرہ بخت دنیا میں
46 کیوں دب جائے مسلمان
47 راہبر اپنا ابھی تک ہم نہ پہچانے!
48 حکایتِ غمِ آرزو
49 کس سے محبت کی جزا مانگے گا

خلافت فورم

1	عالم اسلام کے خلاف سازشیں	پروفیسر غالب عطاء، ایوب بیگ مرزا
2	اسلام کا اصل دشمن سیکولرازم ہے	ڈاکٹر عبدالسمیع، ایوب بیگ مرزا
3	فوجی عدالتوں کا قیام	نذیر احمد غازی، ایوب بیگ مرزا
4	توہین آمیز خاکوں کی اشاعت	حافظ عاکف سعید، ایوب بیگ مرزا
5	تہذیبوں کا تصادم	پروفیسر غالب عطاء، ایوب بیگ مرزا
6	بے حیائی: معاشرے کے لیے ناسور	پروفیسر غالب عطاء، ڈاکٹر عبدالسمیع
8	صدر اوباما کا دورہ بھارت	پروفیسر حافظ سعید، ایوب بیگ مرزا
9	سانحۂ بلدیہ ٹاؤن	رضوان الرحمان رضی، ایوب بیگ مرزا
10	فرقہ وارانہ دہشت گردی	آصف حمید، ایوب بیگ مرزا
11	ہوس زر	مبشر لقمان، ایوب بیگ مرزا
12	عالم اسلام اور عالمی سازشیں	ڈاکٹر مجاہد کامران
13	کراچی آپریشن	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ایوب بیگ مرزا
14	ممتاز قادری کو سزائے موت	جسٹس (ر) میاں نذیر اختر، ایوب بیگ مرزا
15	یمن کی صورتحال اور اس کے اثرات	حافظ عاکف سعید، ایوب بیگ مرزا
16	ایران کی ایٹمی صلاحیت سے دستبرداری	رضاء الحق، ایوب بیگ مرزا
17	چین کے صدر کا دورۂ پاکستان	رضاء الحق، ایوب بیگ مرزا
18	انتخابی سیاست: دینی جماعتوں نے کیا کھویا کیا پایا؟	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
19	ایم کیو ایم: محب وطن یا......؟	رضوان الرحمٰن رضی، ایوب بیگ مرزا
20	اولاد کی پرورش	جہانگیر محمود، ایوب بیگ مرزا
21	مصر میں جمہوریت کو سزائے موت	حافظ عاکف سعید، ایوب بیگ مرزا
22	مدارس پر تنقید کیوں؟	مولانا امجد خان، ایوب بیگ مرزا
23	سود ایک لعنت	ڈاکٹر محمد اکرم، ایوب بیگ مرزا
24	روہنگیا مسلمانوں پر ظلم وستم	رضاء الحق، ایوب بیگ مرزا
25	بھارت کے جارحانہ عزائم	بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
26	رمضان المبارک اور ہم	ڈاکٹر عارف رشید، ایوب بیگ مرزا
27	بی بی سی کی رپورٹ اور ایم کیو ایم	ایوب بیگ مرزا
28	نواز مودی ملاقات اور کراچی آپریشن	بریگیڈیئر (ر) غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
29	پاکستان کے موجودہ حالات	بریگیڈیئر (ر) غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
30	جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ	رضاء الحق، ایوب بیگ مرزا
31	افغانستان: ملا عمر کے بعد	رضوان الرحمٰن رضی، ایوب بیگ مرزا
32	اسلام اور پاکستان	حافظ عاکف سعید
33	سول ملٹری قیادت کے تعلقات	ارشاد احمد عارف، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
34	الیکشن 2013ء: الزامات، فیصلے اور حل	اعجاز احمد چودھری، ایوب بیگ مرزا
35	کرپشن کے خلاف آپریشن	سلمان غنی، فرید احمد پراچہ، ایوب بیگ مرزا
36	کراچی کے سکول میں خودکشی کے اسباب	پروفیسر طلحہ علی، ایوب بیگ مرزا
37	تشدد مسائل کا حل نہیں	بریگیڈیئر (ر) غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
38	اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا 70 واں اجلاس	بریگیڈیئر (ر) غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
39	خطے کی صورتحال اور غلبہ اسلام	حافظ شفیق الرحمان، ایوب بیگ مرزا
40	سود: سپریم کورٹ کی نظر میں	حافظ عاکف سعید، راجہ محمد ارشاد، اوریا مقبول جان، حافظ ابتسام الٰہی ظہیر، رضوان الرحمٰن

41	وزیر اعظم کا دورہ امریکہ: توقعات اور خدشات	رضاء الحق، ایوب بیگ مرزا
42	زلزلہ: آفت، عذاب یا آزمائش	مومن محمود، ایوب بیگ مرزا
43	چہرے کا پردہ: واجب یا مستحب	ڈاکٹر حافظ محمد زبیر، مفتی اویس پاشا قرنی
44	خطے میں طالبان اور اسلام کا مستقبل	جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ
45	سانحہ فرانس اور اس کے مضمرات	رضاء الحق، ایوب بیگ مرزا
46	پاکستان کا مستقبل: اسلام یا لبرل ازم	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، اوریا مقبول جان، ایوب بیگ مرزا
47	سرزمین شام پر عالمی مفادات کی جنگ	ڈاکٹر مجاہد کامران، شجاع الدین شیخ
48	سندھ آپریشن اور پاک بھارت مذاکرات	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
49	سقوط ڈھاکہ اور تاریخ کا سبق	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، اوریا مقبول جان، ایوب بیگ مرزا

سیرت النبی ﷺ

1	حضور اکرم ﷺ انقلاب اور معاشرتی مساوات	سید اسعد گیلانی
2	گھمبیر مسائل اور سیرت رسول ﷺ	انور غازی
3	آنحضرت ﷺ کا اسلوب دعوت وارشاد	مولانا محمد حنیف ندوی
47	سیرت رسول ﷺ اور اتحاد اُمت	خورشید احمد گیلانی
48	اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	عبدالرشید عراقی

حالات حاضرہ

1	ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا	اوریا مقبول جان
2	اچھے دہشت گرد، بُرے دہشت گرد	انصار عباسی
3	دہشت گردی کے خلاف قومی لائحہ عمل	مرزا اسلم بیگ
4	شہید بچوں کے مقدس لہو کی پکار	محمد فہیم
6	شانِ رسالت میں گستاخی ایک جرم عظیم	ضمیر اختر خان
16	یوم مئی: مزدوروں کا دن؟	تفضیل احمد ضیغم
17	یوم مئی اور پاکستان میں مزدور طبقہ کی حالت زار	نعیم اختر عدنان
20	ایم کیو ایم: حقیقت پسندانہ تجزیہ	محمد سمیع
	شیخ یوسف القرضاوی کا مصری عدالت کے فیصلے پر سوشل میڈیا میں بیان	
24	دی موسٹ ڈینجرس نیشن	رفیق چودھری
25	صف بندیاں ہو رہی ہیں	اوریا مقبول جان
26	جمہوریت اور عالم اسلام	رفیق چودھری
27	مسائل میں گھری اُمت کی عید	مفتی ابوہریرہ محی الدین
	مشرقی روایات کا جنازہ	انصار عباسی
29	ایک اور جوڈیشل کمیشن!	اوریا مقبول جان
31	یہ کیسا جشن آزادی؟	فرید اللہ مروت
32	جشن آزادی	رفیق چودھری
33	بت گری پیشہ کیا، بت شکنی کو چھوڑا	اوریا مقبول جان
34	قومی اقدار کی خودکشی	رفیق چودھری
37	مسلم ہولوکاسٹ: اُمت کا اجتماعی قتل عام	اوریا مقبول جان
39	اللہ سب سے پوچھے گا	انصار عباسی
40	اللہ کے غضب کو دعوت دینے والے	اوریا مقبول جان
41	زلزلوں اور قدرتی آفات کے اسباب	علامہ ابتسام الٰہی ظہیر
42	اسلامی بینکاری: کتنی اسلامی	ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی
	وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کا مسجد نبوی میں کیا جانے والا عہد	انصار عباسی
43	اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو!	اوریا مقبول جان
45	بے حجابی سے لیتے ہیں فتنے جنم	مسز نعیم
48	لبرل ازم کی صبح کب طلوع ہوگی؟	ایاز امیر

دین ودانش

1		
4	جنید جمشید کے بیان کا معاملہ	انجینئر نوید احمد
5	پُرسکون زندگی	قاری احمد ہاشمی
7	اقامت دین: ہماری اولین ذمہ داری	فرید اللہ مروت
	اسلام: ترقی کا ماڈل	حافظ مشتاق ربانی
8	دعوت دین کیا ہے؟	محمد الغزالی
9	توشۂ آخرت	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
10	غیر اسلامی خرید وفروخت کا رواج	حسین الرحمٰن
12	طلب دین، علم دین	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
	ہمارا نام صرف مسلم	ابوعبداللہ
13	دین خواہشات کی بجائے احکامات ماننے کا نام ہے	مفتی محمد تقی عثمانی
	دین پر استقامت کی فضیلت	مولانا ذوالفقار احمد
14	رزق میں برکت کیسے ہو؟	محمد وصی فصیح
15	دعوت دین	ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی
	حیا اور پاک دامنی	محمد عثمان
18	اسلام میں قرض کی شرائط وآداب اور ادائیگی کی دعائیں	مولانا محمد عارف
	سنہری باتیں	مولانا محمد یوسف کاندھلوی
19		
20	والدین کا مقام قرآن کریم کی روشنی میں	محمد عبداللہ
	گناہ کے ذریعے دوسروں کو خوش نہ کریں	محمد نعیم
	مغربی تہذیب کی دلدادہ عورت	سید محمود حسن
21	ریاکاری کی مذمت	فرید اللہ مروت
	ایمان کو تقویت پہنچانے والے اعمال	محسن اسلام شیخ
	موت سے کس کو رستگاری ہے!	مفتی جمیل احمد
23	رمضان کو کیسے قیمتی بنائیں	مفتی عارف محمود
	بیماری میں روزہ	فرید اللہ مروت
24	ماہ رمضان المبارک: پیغام صحت	شمیم احمد
25	اعتکاف کی فضیلت واحکام	فرید اللہ مروت
	رمضان المبارک اور ہمارا معاشرہ	مولانا جمیل الرحمٰن فاروقی
26	اخلاص کی اہمیت	مولانا انعام اللہ
27	عید کے دن کے مسائل	محمد عبداللہ
28	رمضان المبارک کے اعمال کو جاری رکھیں	ارشاد الحق
	رمضان کے بعد انوار وانعامات	ڈاکٹر عبدالحیؒ
	انسان	قاضی فضل حکیم
31	رحماء بینھم ...... دعوت فکر	محمد سمیع
32	غصہ کو قابو میں رکھنا	مولانا محمد ہارون
	اچھی صحبت اپنایئے!	روح اللہ
34	حج اور اس کے تقاضے	مفتی محمد منصور پوری
35	قربانی: فضائل، احکام اور حکمتیں	فرید اللہ مروت
	حج کی روح اور اس کا فلسفہ	حافظ عاکف سعید
36	حج کے بعد گناہوں سے بچنے کا اہتمام کریں	مولانا محمد رفیع عثمانی
38	شہادت کی فضیلت واقسام	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
	غیبت کی آفات	معاذ امین
41	قیامت کا زلزلہ	حافظ مشتاق ربانی
42	سود: انسانوں کو ہلاک کرنے والا گناہ	مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی
	اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ	محمد فہیم
	اس نقطے کی طرف	مفتی ابولبابہ شاہ منصور

سود کے بارے میں مسلمانوں کا رویہ — حافظ مشتاق ربانی
44 توبہ کیجئے، ابھی وقت ہے! — شفیق الدین الصلاح

تنظیم و تحریک

7 امیر تنظیم اسلامی کا پیغام رفقاء تنظیم اسلامی کے نام — حافظ عاکف سعید
انقلابی دعوت و تربیت اور اس کا ذریعہ — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
داعی کا ذاتی کردار
8 پاکستان میں اسلامی حکومت کے قیام کی راہیں — محمد سمیع
16 شامیانہ بستی — قاری عبدالرحمٰن

فکر وطن

5 قرض اور سود کی لعنت سے آزادی کے لیے ایک نعرہ مستانہ — اوریا مقبول جان
10 ایک شخص پوری قوم کو لے ڈوبا — ضمیر اختر خان
11 اسلام اور قومیت — اوریا مقبول جان
13 بے بس لاشوں کا ملک — طاہر آفاقی
17 کیا اپنا حال پوچھو ہو! — گیاہ ضعیف
26 پاکستانی قوم: عذاب کی زد میں — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
29 وطن عزیز کی فضا انس و محبت کی خوشبو سے خالی — فرید اللہ مروت
30 اسلام میں سیاست سے مذہب الگ نہیں — محمد فرید اسحاق
تحریک پاکستان: علماء کی مختلف آراء — ڈاکٹر محمد سعد صدیقی
آزادیٔ وطن کی کہانی۔۔۔ تمہیں یاد ہو کہ نہ ہو — نعیم اختر عدنان
33 ایں قصہ پارینہ را — نعیم اختر عدنان
37 حقیقت خرافات میں کھو گئی! — اُم عمار
41 علامہ محمد اقبال کا فلسفہ اور ہم — خاور چودھری
چمن میں تربیت غنچہ ہو نہیں سکتی — عامر عتیق صدیقی

گوشۂ خواتین

2 نیا پاکستان کا نعرہ — اُم عمار عبدالخالق
5 مسلمان خاتون: گھر کی زینت — اُم عبداللہ
8 عشق رسول ﷺ کا تقاضا — تورا کینہ راضی
9 ایک مسلمان ملک کی آپ بیتی — اُم عمار عبدالخالق
10 کیا اسی کا نام اخلاق ہے؟ — بیگم بینا حسین خالدی (ایڈووکیٹ)
11 نوجوان اولاد کی تربیت — ام حمزہ
18 بچوں کی ایمانی تربیت کیسے کی جائے؟ — اُم مریم
21 اللہ کا انسانوں اور اہل ایمان سے مطالبہ — تہمینہ اعجاز
22 رمضان المبارک کی نیکیاں — اُم عمار
بحیثیت عورت ہماری ذمہ داریاں — عائشہ خدا بخش
25 موسم بہار: نیکیوں کا یا تحائف کا؟ — سمیعہ گل شمیم
26 لیلۃ القدر — صائمہ عثمان
33 والدین کا ادب — بنت حسن
37 حیاء کے بغیر مہذب قوم؟ — شمائلہ یوسف زئی
38 رشتوں کا انتخاب — طیبہ شیرازی
41 عافیہ کے حجاب کو سلام — مسز بینا حسین ایڈووکیٹ
46 ستر اور حجاب: متنازع مسئلہ کیوں؟ — بینا حسین خالدی (ایڈووکیٹ)

متفرق مضامین

6 ''اسلام اور ریاست'' ایک جوابی بیانیہ — نعیم اختر عدنان
مغربی میڈیا کا چہرہ بے نقاب ہوتا ہے! — محبوب الحق عاجز
8 کاش! عالم اسلام کے سارے حکمران شاہ سلمان کی تقلید کریں! — ضمیر اختر خان
پاکستان میں اسلامی حکومت کے قیام کی راہیں — محمد سمیع
9 حد درجہ جاہلیت — محمد عاطف
10 ریاست پر کسی مذہب کا حق نہ ہونا! — حامد کمال الدین
11 اسلامی تعلیم کو رائج کرنا — حبیب اللہ
15 ممتاز قادری کیس میں عدالتی فیصلے کا جائزہ — علامہ محمد خلیل الرحمٰن قادری
17 ممتاز قادری کیس میں عدالتی فیصلے کا جائزہ (قسط 2) — علامہ محمد خلیل الرحمٰن قادری
18 ممتاز قادری کیس میں عدالتی فیصلے کا جائزہ (قسط 3) — علامہ محمد خلیل الرحمٰن قادری
غم زیست کا حاصل ہے اس غم سے مفر کیوں ہو؟ — ابو عبداللہ
34 جناب ذوالفقار علی بھٹو کے خطاب کا مکمل متن — تحریک ختم نبوت
35 حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی — رضی الدین سید
39 تنظیم اسلامی کی انسداد سود کی جدوجہد کی روداد — حافظ عاطف وحید
40 سیرت حضرت حسینؓ — مولانا محمد ادریس فاروقی
42 معیشت پر سود کے اثرات — محمد عمر عباسی
پاکستان میں انسداد سود کی کوششیں: ایک جائزہ — حافظ عاطف وحید
43 اللہ تعالیٰ کا اہل ایمان سے خلافت کا وعدہ — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
علماء کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین کے نام کھلا خط — امیر تنظیم اسلامی
دل کیا ہے، دل میں کیا ہے — عبداللہ طارق سہیل
44 سیکولرازم اور سود — احمد سعید راشد
پاک بھارت تعلقات کی بہتری کیسے ممکن ہے؟ — نعیم اختر عدنان

یاد رفتگاں

28 محترم حافظ انجینئر نوید احمد مرحوم و مغفور — شجاع الدین شیخ
29 ''مگر جو جان انجمن تھا وہ کہیں چلا گیا!'' — انجینئر نعمان اختر
31 مرد درویش، مرد قلندر — اوریا مقبول جان
33 اب ان کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں! — اہلیہ انجینئر نوید احمد
34 انجینئر نوید احمد مرحوم...... انجمن کا چمکتا ہوا ستارہ — شمس الحق احمد
35 سائبان اُٹھ گیا! — شکیل احمد
36 جنرل حمید گل کا نعرہ انقلاب — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
37 ایک رفیق تنظیم کی رحلت — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
38 یا ایتھا النفس المطمئنۃ — شیخ نوید احمد
39 سرمایہ قیادت و سیاست: حضرت عمر فاروقؓ — پروفیسر عبدالعظیم جانباز

نظمیں

5 اے چاند یہاں نہ نکلا کر — حبیب جالب
23 رمضان مبارک — بنت اسرار
32 ناز تھا جن کو تیز روی پر، منزل تک وہ آئے کم — مولانا محمد ذکی کیفیؒ
36 مبارک ہو تم کو — مولانا محمد ذکی کیفیؒ
37 اپنے گھروں میں لاؤ اسلام آج، مسلم! — بنت اسرار

رودادیں / خصوصی رپورٹ

1 ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ؟ — سبوخ سید
4 کیا فوجی عدالتوں کا قیام ناگزیر تھا؟ — حافظ عاکف سعید، فرید پراچہ، اعجاز چودھری، نذیر احمد غازی اور علامہ ابتسام الٰہی ظہیر کا خطاب
6 سالانہ اجتماع 2015ء کے موقع پر امیر تنظیم اسلامی کا پیغام رفقاء کے نام
8 ایکسپو سنٹر کراچی میں ہونے والا بین الاقوامی کتب میلہ — نصیب خان نزرا خیل

11	اصحاب کہف کی قبور کی زیارت کا سفر	ڈاکٹر انعام کھوکھر
14	مسجد اقصیٰ کی زیارت کا سفر	ڈاکٹر انعام کھوکھر
15	ہیبرون میں مسجد خلیل کی زیادرت	ڈاکٹر انعام کھوکھر
16	تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع 2015ء کی روداد	حافظ محمد زاہد
19	امیر سے ملاقات	
22	’’اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر‘‘	مرتضیٰ احمد اعوان
	دورہ ترجمہ قرآن وخلاصہ تعلیمات قرآن	
35	حج کی روح اور اس کا فلسفہ (امیر محترم کا خصوصی خطاب)	شکیل احمد
39	تنظیم اسلامی کی انسداد سود کی جدوجہد کی روداد	حافظ عاطف وحید
42	پاکستان میں انسداد سود کی کوششوں کا ایک جائزہ	ادارہ
43	سودی نظام کے خاتمہ کی جدوجہد	ادارہ
45	’’حرمت سود‘‘ پر منعقدہ سیمینار کی روداد	ابوعبداللہ
	تجارت ومعیشت اور سودی نظام: اسلام کی نظر میں	وسیم احمد
	مشترکہ اعلامیہ: کل جماعتی کانفرنس، زیر اہتمام ملی یکجہتی کونسل	ادارہ
46	تحریک انسداد سود	حافظ عاکف سعید
	وفاقی شرعی عدالت کے سود کے حوالہ سے 14 سوال اور ان کے جوابات	حافظ عاطف وحید
47	وفاقی شرعی عدالت کے سود کے حوالہ سے 14 سوال اور ان کے جوابات (2)	حافظ عاطف وحید
48	وفاقی شرعی عدالت کے سود کے حوالہ سے 14 سوال اور ان کے جوابات (3)	حافظ عاطف وحید

تبصرۂ کتب

	کتاب/رسالہ	مصنف/مدیر	تبصرہ نگار
12	بیان القرآن	ڈاکٹر اسرار احمدؒ	نذر حیات خان
27	روح الامین کی معیت میں کاروان نبوت	پروفیسر ڈاکٹر تسنیم احمد	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
32	درس قرآن کی تیاری کیسے کریں؟	انجینئر مختار فاروقی	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں پنجاب

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
2	لاہور شرقی	ماہ ربیع الاول کے حوالے سے خصوصی دعوتی پروگرام	محمد عظیم
	″	منفرد اسرہ قصور کا دعوتی اجتماع	عبدالمنان
3	پنجاب شمالی	سہ ماہی اجتماع	عبدالرؤف
	لاہور شرقی	مقامی تنظیم گڑھی شاہو میں سیرت پروگرام	محمد عظیم
4		مقامی تنظیم گڑھی شاہو کے تحت دعوتی پروگرام	محمد عظیم
	″	جامع مسجد نور قصور میں دعوتی پروگرام	″
	″	مقامی تنظیم داروغہ والا میں سیرت النبیؐ پروگرام	″
	″	گھوڑے شاہ لاہور میں سیرت النبیؐ پروگرام	″
	لاہور غربی	عارف والا میں ہفت روزہ بیان القرآن پروگرام	عابد حسین
5	لاہور شرقی	پروفیسر ساجد اکیڈمی میں سیرت النبیؐ پروگرام	محمد عظیم
7	لاہور غربی	سیرت پروگرام	محمد یونس
	″	مقامی تنظیم جوہر ٹاؤن میں سیرت پروگرام	″
8	لاہور غربی	خصوصی اجتماع	محمد یونس
9	پنجاب شمالی	اجتماع نقباء وذمہ داران	عبدالرؤف
10	پنجاب جنوبی	امیر حلقہ کا دورہ ڈی جی خان و اسرہ ڈی جی خان کا قیام	شوکت حسین انصاری
	لاہور شرقی	سہ ماہی پروگرام	محمد عظیم
	″	رائز کالج میں خصوصی پروگرام	″
	″	قصور میں خصوصی دعوتی پروگرام	″
13	پنجاب جنوبی	قرآن اکیڈمی کوٹ ادو کا افتتاح	ناصر انیس خان
″	حلقہ فیصل آباد	دعوتی پروگرام	حافظ ارشد علی
″	لاہور شرقی	مقامی تنظیم داروغہ والا میں فہم دین پروگرام	محمد عظیم
15		فہم دین پروگرام	محمد عظیم
	حلقہ فیصل آباد	سہ ماہی تربیتی اجتماع	حافظ ارشد علی
17	لاہور شرقی	ایمان بالآخرت پر درس قرآن	محمد عظیم
	پنجاب جنوبی	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ ساہیوال	محمد ناصر بھٹی
	لاہور غربی	سہ ماہی پروگرام	محمد یونس
19		نئے رفقاء کا تعارفی پروگرام	محمد یونس
	فیصل آباد	ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دوروزہ پروگرام	غلام نبی
21	پنجاب جنوبی	جناح پبلک لائبریری میں کتابی نمائش	عبدالواسع
	″	بہاولپور میں دعوتی پروگرام	شوکت انصاری
	″	وکلاء بار کونسل ضلع لودھراں میں امیر حلقہ کا خطاب	عمر فاروق
	″	امیر حلقہ کا دورہ لیہ، تونسہ شریف	شوکت انصاری
23	پنجاب شرقی	ماہانہ تربیتی اجتماع، آگاہی منکرات مہم	قمر الدین بھٹی
	لاہور شرقی	سہ ماہی شب بیداری پروگرام	شکیل احمد
24	جنوبی پنجاب	خانیوال میں استقبال رمضان پروگرام	شوکت انصاری
24	پوٹھوہار	دورہ ترجمہ قرآن وخلاصہ مضامین قرآن پروگرام	
25	جنوبی پنجاب	تنظیم اسلامی ملتان کی 7 تنظیم کا مظاہرہ	شوکت انصاری
	پوٹھوہار	ایک روزہ پروگرام	غلام سلطان
28	فورٹ عباس	ریلی	رفیق تنظیم
31	مروٹ	تنظیم اسلامی مروٹ: ریلی اور ماہانہ اجتماع	محمد اقبال
	پنجاب شرقی	افطاری پروگرام	محمد طیب اکرم
32	ساہیوال	رمضان المبارک پروگرام	جاوید اقبال
	فورٹ عباس	ماہانہ تربیتی اجتماع	قمر الدین بھٹی
	چشتیاں	رمضان میں دعوتی سرگرمیاں	
	پنجاب جنوبی	بہاول نگر: رمضان، قرآن اور مسجد جامع القرآن	زاہد محمود
	ہارون آباد غربی	رمضان پروگرم	رفیق تنظیم
35	لاہور شرقی	حج تربیتی پروگرام	محمد عظیم
	پنجاب جنوبی	امیر حلقہ لاہور شرقی کا دورہ قرآن اکیڈمی جھنگ	قرۃ العین
38	لاہور شرقی	فہم القرآن کلاس	شکیل احمد
39	لاہور	سود کے حوالے سے سپریم کے فیصلے کے خلاف مظاہرہ	
40	لاہور شرقی	شاہدرہ کے زیر اہتمام خواتین کا درس قرآن	سیدہ ثمن اقبال
	پنجاب جنوبی	مشترکہ شب بیداری	شوکت حسین انصاری
	پنجاب شمالی	سہ ماہی اجتماع	صوفی محمد صفدر
	سرگودھا	میانوالی میں دعوتی وتربیتی پروگرام	محمد ہارون شہزاد
	پنجاب جنوبی	ملتان میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف مظاہرہ	شوکت حسین انصاری
41	لاہور شرقی	خصوصی پروگرام	محمد طارق جاوید

	پنجاب جنوبی	جامع مسجد لوکوشیڈ، خانیوال میں درس قرآن	شوکت حسین انصاری
	پنجاب شمالی	دوروزہ دعوتی پروگرام	صوفی محمد صفدر
	لاہور شرقی	دعوتی وتربیتی پروگرام	نورالوری
44	اسلام آباد	دورہ ترجمہ قرآن	رفیق تنظیم
	لاہور شرقی	قصور میں دعوتی پروگرام	محمد عظیم
45	لاہور شرقی	فہم القرآن کلاس	ابومصباح
	جنوبی پنجاب	شب بیداری ومظاہرہ	شوکت حسین انصاری

سندھ

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
2	کراچی شمالی	کل رفقاء ورفیقات کا فیملی تربیتی اجتماع	ظفر الطاف
3	کراچی جنوبی	دعوتی کیمپ	محمد سہیل
4	کراچی شمالی	دعوتی کیمپ	نورالہدیٰ
	〃	ذمہ داران کا تربیتی اجتماع	نوید مزمل
5	کراچی شمالی	گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ	عمر بن عبدالعزیز
7	کراچی شمالی	تنظیم اسلامی ناظم آباد کے زیر اہتمام عوامی دعوتی پروگرام	محمد عثمان
8	〃	آگاہی منکرات مہم	عمر بن عبدالعزیز
	کراچی	قرآن اکیڈمی یٰسین آباد: 16 زبانوں میں سورۃ العصر پر تقریر	قاری عبدالرحمان
9	کراچی جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
19	کراچی شمالی	اجتماع رفیقات	زوجہ آصف پراچہ
21	〃	دعوتی کیمپ	محمد ارشد
		گلشن معمار میں دعوتی کیمپ	سید عمر فاروق
23	کراچی جنوبی	رفقاء ورفیقات کا سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
24	کراچی	برمی مسلمانوں پر ظلم کے خلاف مظاہرہ	محمد سہیل
33	کراچی جنوبی	رمضان المبارک میں پروگراموں کی تفصیل	محمد سہیل
	کراچی	فاران کلب میں امیر محترم کا خطاب عام	نوید مزمل
36	کراچی جنوبی	دعوتی کیمپ	نوید شکیل
37	〃	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
38	کراچی شمالی	ماہانہ تربیتی اجتماع وشب بیداری	محمد عدیل
40	سکھر	سہ ماہی تربیتی اجتماع	رضا اللہ انصاری

خیبر پختونخوا

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
13	مالاکنڈ	باجوڑ غربی کی دعوتی سرگرمیاں	جہانگیر خان خاکسار
15	مالاکنڈ	سہ ماہی دعوتی وتربیتی اجتماع	فضل واحد
24	مالاکنڈ	سہ ماہی دعوتی وتربیتی اجتماع	شاہ وارث
35		منفرد اُسرہ مردان کے زیر اہتمام دورہ منتخب نصاب	محمد عادل
36	جنوبی	سہ ماہی اجتماع	محمد جبران
44	جنوبی	سہ روزہ پروگرام	رفیق تنظیم
44	مالاکنڈ	ایک روزہ دعوتی دورہ	ابوکلیم نبی محسن
	جنوبی	سہ روزہ پروگرام	رفیق تنظیم

بلوچستان

7	بلوچستان	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ کوئٹہ	عبدالسلام عمر

انگریزی مضامین

1	US creates managed chaos in a country to cntrol it	Analyst
2	Prophet Muhammad's Spirit towards Dawah	Syed Kazim
3	The racist backlash against France's Muslims	Elizabeth Schulte
4	Government fails to make any promised......	Ansar Abbasi
5	Countering a Counter Narrative: 'Islam and the State'	Raza ul Haq
6	Women's Mosque? Women's Empowerment?	Khalid Baig
7	The ' One Percent Club'	Pakistan Today
9	Reason and Revelation	Khalid Baig
10	Masters of the internet: GCHQ scanned......	
11	The IS challenge (Amended and Abridged)	Mian Sanaullah
12	A Travesty of Justice	
13	"I will not have it your way!"	Ms. A . Khawaja
14	We simply can't afford it!	M. Faheem
15	Feminine Delusion	M. Zeeshan
16	The Annual Moot of tanzeem-e-Islami, 2015	Hasan Noor
17	War in Yemen the Duplicity of Western Approach	Viewsweekly
18	The provocative anti-Islam activists behind the despicable Mohammed (SAW) cartoon	News Report by AFP
19	What is wrong with our Education System?	Khalid Baig
20	Attack on journalists: 'Israeli army respects nobody'	Russia Today
21	Washington Protects Its Lives With More Lies	P. Craig Robenrts
22	Special RAW section set up to foil Pak China Economic Corridor	News Report
23	The burning Hatred of Burms's Ugly Buddhists	News Report
24	Blessings and Benefits of Ramadan Fasting	
25	MQM under the Microscope Again!	O. Bennett-Jones
26	Indo-Israel Ties on a New Dangerous Footing?	Radianceweekly
27	10 Stepts to Maximizing the Last Ten Days of Ramadan	Islamiccity.com
29	The Report of the Judicial Commission	
30	The Impending Dam Disaste in the Himalayas	Nayyara Batool
31	The ideologyical genesis of Pakistan	Khilafat Team
32	Late General Hamid Gul: Another Pakistani......	Rehmat's world
33	Mass Migration: Destroyer of empires	rt.com
34	1965 WAR- A saga of Indian defeat	Atique-ur- Rehman
35	UK parliament forced to consider petition to arrest Netanyahu as it reaches over 100,000 signatures	www.rt.com
36	Hajj - The Spiritual Climax	Islamiccity.com
37	Afghanistan: After Mullan Omar	G. Mirza Aslam Baig
39	Plight of Indian Muslims	The Nation
40	CIA-RAW MA CHINATIONS TO LINK ISI WITH 9/11	Tariq Majeed
41	The secrets of self and time	Shahid Lone
42	Allah's WAR	M. Faheem
43	Religion's view on earthquakes: A counter narrative	Ibn e Abdul Haq
44	Proven False Flag Attacks - Governments......	Washingtons blog.com
46	THYROID DISEASE OF THE AMERICAN FOREIGN POLICY	Bilal Khan
47	On Arrogance, Humbleness and Inferiority Complex	Khalid Baig
48	War with Allah (SWT) and His Messenger SAW!	Hafiz Aakif Saeed

VOL : 24 Regd. C.P.L NO. 114 No.49
Weekly Nida-e-Khilafat Lahore